



روسیڈاد



# مناظرہ تعویذ

راولپنڈی

شاہ محمد ربانی

کی عبرتناک شکست

مناظرے کے ثالث کا

## فیصلہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قاری شاہ محمد ربانی صاحب کا تعارف جماعت اہل حدیث میں تعویذ کے نام پر دکانداری چکانے والے کی حیثیت سے ہوتا ہے بڑے بڑے علماء ان کے فتوؤں کی زد میں آئے۔

ان کی تقاریر اور دروس کا مرکزی نقطہ تعویذ شرک و بدعت کفر اور حرام میں ہوتا ہے چاہے وہ قرآنی ہی کیوں نہ ہوں اور اگر بات صرف علمی دلائل تک محدود ہوتی تو شاید ہمیں یہ مناظرہ چھاپنے کی ضرورت پیش ہی نہ آتی۔ لیکن قاری صاحب کا اپنی ڈائریوں اور پمفلٹوں میں انداز تحریر اتنا گھٹیا اور جھوٹ پر مبنی ہے کہ حافظ عبد الکریم مدبر کلید البینات و میرہ غازی خاں (جنہوں نے مکہ المنکرہ میں قاری صاحب کے خلاف فیصلہ دیا تھا) نے قاری صاحب کی ڈائری میں اپنے بارے میں ایک فیصلہ (جو انہوں نے دیای نہ تھا) پڑھ کر فرمانے لگے قاری صاحب میرے حوالے سے جو جھوٹ آپ نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے اسے حذف کر دیں ورنہ میں اس کی تردید چھپوا دوں گا۔ لیکن قاری صاحب ڈھٹائی کے ساتھ اب بھی اس جھوٹ کو چھاپ رہے ہیں۔

لہذا ہم نے مناسب سمجھا کہ کئی سال پہلے وہ مناظرہ تعویذ جو جامع مسجد اہل حدیث سرگرم روڈ راولپنڈی میں ہوا اس کو چھپوایا جائے تاکہ قاری صاحب کا پول کھل جائے اور لوگوں کو یقین ہو جائے کہ کفر و شرک کی توہین کا منہ جماعت اہل حدیث کی طرف کرنے والے قاری صاحب مناظرہ سے کیسے جان چھڑا رہے ہیں مناظرہ کی تفصیل پڑھ کر آپ یقیناً لطف اندوز ہوں گے۔

احسن قادری

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ ✽ شیخ جی شیخ حرم میں جو بات ہوئی تھی وہ شیخ قاری شاہ محمد ربانی صاحب موجود ہیں۔ حافظ عبدالمکریم صاحب۔ خالد بنگو اپنی صاحب اور ان کے ایک ساتھی بھی وہاں موجود تھے۔ قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے ان سے میری کتاب کے بارے میں کچھ باتیں کیں، انہوں نے کہا کہ میری کتاب میں کتے کے تعویذ کے بارے میں کچھ ایسی بات ہے۔ تو ان کو مہلت دی گئی کہ حرم میں بیٹھا جائیں اور پڑھیں۔ یہ دو گھنٹے تک اس کتاب کا مطالعہ کرتے رہے، دو گھنٹے کے بعد جو ٹالٹ بنے تھے، انہوں نے قاری صاحب سے یہ کتاب لے لی اور وہ فیصلہ دیا جو ہم نے اپنی کتاب کے آخر میں چھاپا ہے کہ قاری صاحب اپنا موقف ثابت نہ کر سکے۔ اور اس شخص کے لئے جو جھوٹا ثابت ہو گا پانچ سو ریال جرمانہ رکھا گیا تھا، ان کی طرف سے قاری اقبال نے پانچ سو ریال ضمانت کے طور پر جمع کر لیا تھا، اور جب قاری صاحب ثابت نہ کر سکے اور ٹالٹوں نے فیصلہ بھی دے دیا کہ وہ گھنٹے کی ورق گردانی کے باوجود قاری صاحب وہ الزام جو مجھ پر عائد کرتے تھے، ثابت نہ کر سکے اس لئے قاری صاحب غلط ہیں ان کی بات ثابت نہیں ہوتی۔

اب انہوں نے نیا پتہ پیکنڈ شروع کر دیا کہ اگر میں جھوٹا تھا تو مجھ سے جرمانہ کیوں نہ لیا گیا۔ دراصل بات یہ تھی کہ قاری اقبال صاحب جو کچھ میں رہتے ہیں، اس غریب کے یہ پیسے لگوانا چاہتے تھے، اگر ان کی جیب سے جرمانہ لگا تو میں بھی نہ چھوڑتا۔ قاری اقبال صاحب کہنے لگے کہ آپ 500 ریال لے لیں۔ قاری شاہ محمد ربانی صاحب کے میرے پاس فینٹ، ہانس اور برتن پڑے ہیں جو بیچ کے بیٹوں میں لگاتے ہیں، وہ بیچ کر میں اپنی رقم پوری کر لوں گا۔

یہی ہماری کہانی، قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے مکہ میں ٹالٹوں کو لکھ کر دیا کہ،  
"آئندہ نہ میں تعویذ کے موضوع پر تقریر کروں گا، نہ تقریر دوں گا اور نہ ہی درس دوں گا۔  
میری توبہ ہے۔

یہ لکھی ہوئی تقریر بھی میرے پاس موجود ہے، اور اسی کا کچھ حصہ ہم نے اپنی کتاب کے آخر

میں چھاپا ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے قاری صاحب کو بھیج دیا ہے، یہ ہر جگہ کہتے پھرتے ہیں کہ قرآنی تعویذ شرک ہے۔ آج یہاں ہمارے پاس تشریف لائے ہیں تو یہ ثابت کریں گے کہ قرآنی تعویذ شرک ہے۔ پھر اس کے بعد آگے بات پڑے گی۔

محمد احسن فاروقی ✽ قاری شاہ محمد ربانی صاحب اپنی جنتریوں میں بھی بہت کچھ لکھتے ہیں۔ یہ تو بہت نازیبا بات ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ ✽ چلیں چھوڑیں اس بات کو۔ یہ ان کا اپنا مسئلہ ہے، اب یہ اپنے اس عقیدے کو ثابت کریں کہ قرآنی تعویذ شرک ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ✽ حمد و ثناء کے بعد، الحمد للہ دوستو، بزرگو، مجھے پتہ نہیں تھا کہ ڈاکٹر سید صاحب کا عربی میں مناظرہ ہے، جو کچھ گفتگو میں نے سنی ہے یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ✽ آپ اپنی بات کریں، چھوڑیں اس کو۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ✽ اسی موضوع پر آ رہا ہوں، اس کے لئے وقت چاہئے۔ موضوع چاہئے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ✽ موضوع قرآنی تعویذ شرک ہے۔

شاہ محمد ربانی صاحب: کوئی ثالث چاہئے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ✽ چھ ثالث پہلے ہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ✽ یار بات تو سنو، یہ تو اچھی بات نہیں کہ کپ پے جائے (شور پڑ جائے) میں کچھ کہوں، طالب صاحب کچھ کہیں۔ دیکھو جی کوئی ٹائم ہونا چاہئے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ✽ ساری رات پڑی ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ✽ ساری رات پڑی ہے۔ کوئی تیاری ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ✽ ان کی ہمیشہ تیاری ہوتی ہے، تعویذ کے موضوع پر یہ تعویذ کے پیشکش ہیں۔



قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اب مجھے پتہ نہیں اصحاب کھف پر مناظرہ کرنا ہے۔  
 ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اصحاب کھف پر نہیں قرآنی تعویذ پر ہم بات کریں گے۔  
 قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ قرآنی تعویذ پر مناظرہ کرنا ہے، کس وقت کرنا ہے۔ وقت کیا ہوگا۔  
 ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہی وقت ہے۔  
 قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ پہلی نشست کتنی ہوگی۔ دوسری کتنی ہوگی۔ مجھے پتہ نہیں۔  
 سامعین میں سے ایک صاحب بولے، جتنی آپ کہیں گے اتنی ہوگی۔  
 قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ سب بولیں، میں اس چیز کا قائل نہیں، اس کا لطف نہیں آتا۔  
 ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کوئی دوسرا نہ بولے، صرف اسلم صاحب بولیں گے۔  
 قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ پہلے میری بات سن لو۔ اس وقت میں مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اس کی وجہ بھی بتادیں؟  
 قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ دراصل میں سفر کر کے آیا ہوں، تھکاوٹ ہے اور عمر بھی زیادہ ہے، آپ نو جوان ہیں، مناظرہ میں بولنا پڑتا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب ناظم لے لیں۔  
 قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آج بات مختصر کر لیتے ہیں، ثالث تین ہوں گے، طالب صاحب بھی بار بار کہتے ہیں، چلو آج مناظرہ کریں لیتے ہیں، یہ بار بار فرماتے ہیں، کے میں کہا، مگر میں نے مناظرہ نہ کیا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کیوں نہ کیا، دراصل قاری صاحب بھاگ گئے تھے۔  
 قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ کے میں ایک بات تھی، یہ بار بار کہتے تھے مناظرہ کرو، مناظرہ کرو، میں نے کہا میں مناظرہ نہیں کرتا، کیوں؟ اس لئے کہ طالب صاحب نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے کہ "اصحاب کھف کلہم قطمیر" اصحاب کھف کے کتے کے طفیل کوئی دعا کرتا ہے تو یہ شرک بھی نہیں

اور بدعت بھی نہیں۔ میں کہتا ہوں یہ شرک بھی ہے اور بدعت بھی ہے۔ یہ فرماتے ہیں، شرک بھی نہیں، بدعت بھی نہیں، اب جب تک کتاب دور نہ ہوگا۔ کتے کو نہیں نکالیں گے تو کتوں کبھی بھی پاک نہیں ہوگا۔

تو دوستو اور بزرگو۔ میری خواہش ہے میری تمنا ہے کہ کل کر سارے پہلے کتے کو دور کر لیں۔ کتابانی سے نکل جائے گا تو پانی پاک ہو جائے گا۔ تو پھر پانی بھی پینے کے، وضو بھی کریں گے، نماز بھی پڑھیں گے۔

اور سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وقت میں مناظرہ نہیں کروں گا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ صبح کا وقت لے لیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ سارے دوست میرے پاس وادی سون میں تشریف لے آئیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ وہاں مناظرہ ہوگا؟

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ ہاں وہاں مناظرہ ہوگا، یہاں نہیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ جیسے الدعوت والے کہتے ہیں یہاں نہیں کفر میں مناظرہ کریں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اگر یہیں مناظرہ کرنا ہے تو آج نہیں کل رکھ لو۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ ٹھیک ہے۔ رکھ لیا۔ لکھو اس بات کو لکھو، اور ناظم پوچھو، کتنے بے ہوگا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اللہ کے بندو، میں سفر سے آیا ہوں، تھکاوٹ ہے۔ میری خواہش تھی، دس پندرہ دن کے بعد۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ نہیں کل ہی ہوگا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اچھا کل ہی سہی، پھر سامعین سے پوچھا، آپ کی خواہش ہے کل ہی

ہو جائے؟

ایک سامع ☆ کب؟ کون سی نماز کے بعد؟

محمد احسن قاروقی ☆ آپ نہ بولیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب سے پوچھیں، جس وقت وہ تیار

ہوں؟

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ ناظم جو ہے (پھر سوچنے لگے)۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ ☆ ڈائری میں دیکھ لیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ کل 9 بجے رکھ لیں۔

سامعین ☆ رات نو بجے؟

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ 9 بجے صبح اللہ کے بندہ۔

سامعین ☆ لوگوں نے دفتر اور کاروبار پر جانا ہے، کوئی اور وقت رکھیں۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ نہ جی نہ صبح نہ رکھو، کوئی بھی نہ ہوگا۔

شیخ الرحمن صاحب ☆ لوگوں کو کیسیں سنا دیں گے۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ نہیں، یہ کوئی بات نہیں، کہ دونوں بزرگوں کو کمرے میں بھیج کر ہم

دفتروں میں چلے جائیں، کوئی اور وقت رکھنا چاہئے۔

تمام سامعین اسرار کرنے لگے کہ کل شام کا ناظم رکھیں، ورنہ ہمارے ساتھ زیادتی ہوگی۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ زیادتی تو آپ لوگ میرے ساتھ کر رہے ہیں، میں تھا ہوا آیا ہوں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ زیادتی کس بات کی؟ آج تو مناظرہ کر ہی نہیں رہے۔ کل

کریں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ چلیں کل عصر کے بعد رکھ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ میں تو ہر وقت تیار ہوں۔

محمد احسن قاروقی ☆ لیکن کل عصر کے بعد رکھیں، تو پھر مغرب آجائے گی پھر عشاء آجائے گی۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ مغرب کا وقت رکھیں عشاء لیٹ کی جاسکتی ہے۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ میرا خیال ہے عشاء پڑھ کے بیٹھ جائیں؟

محمد احسن قاروقی ☆ ہاں یہ بہتر ہے، عشاء کے بعد گفتگو ہو۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ پھر چاہے رات کے بارہ بج جائیں؟

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ نہیں جی نہیں، عشاء کے بعد میں بالکل متاثر نہیں کروں گا عشاء

کے بعد میں جلدی سو جاتا ہوں، یہ کوئی مذاق تھوڑا ہی ہے۔

محمد احسن قاروقی ☆ مغرب کے بعد رکھ لیں۔

سامعین ☆ یہی ٹھیک ہے۔ مغرب کے بعد رکھ لیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ ٹھیک نہیں ہے، پھر سوچ میں پڑ گئے، پھر بولے کل مغرب کے بعد

ٹھیک ہے، آپ لوگ راضی ہیں؟

محمد احسن قاروقی ☆ یہ روز روز کا مسئلہ آج نینا چاہئے۔

سامعین ☆ یک زبان ہو کر بولے، ہم سب راضی ہیں۔

شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں راضی ہوں۔

محمد احسن قاروقی ☆ کل 19 تاریخ ہے۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ نہیں کل 20 تاریخ ہے، بعد نماز مغرب۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں راضی نہیں ہوں، لیکن آپ کو راضی کرنے کے لئے میں راضی

ہو جاتا ہوں۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ راضی ہو گئے ہیں ناں؟

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ لوگوں کی خواہش ہے؟ تمنا ہے؟ میں اس پر راضی نہیں

ہوں۔ آپ کو راضی کرنے کے لئے راضی ہو جاتا ہوں۔



چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ موضوع کیا ہوگا؟

محمد احسن فاروقی ☆ موضوع ہوگا، قرآنی تعویذ شرک ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ دیکھو دوستو اور بزرگو! میں اس طرح بات نہیں کر سکتا کہ لوگ باتیں کریں۔

محمد احسن فاروقی ☆ روک دیا ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں اس طرح بات نہیں کر سکتا۔

محمد احسن فاروقی ☆ سب کو روک دیا ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ مناظرے میں بھی یہی ہوگا، پانچ منٹ شاہ صاحب بولیں گے اور پانچ منٹ میں بولوں گا۔

محمد احسن فاروقی ☆ بالکل صحیح ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ یہ شور و غل اور یہ کھپ۔

محمد احسن فاروقی ☆ جب آپ باتیں کریں گے، دوسرا کوئی نہ بولے گا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اور وقت صرف ایک گھنٹہ ہوگا۔ خلاص۔

محمد احسن فاروقی ☆ نہ، نہ، نہ، فیصلے تک، فیصلے تک۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں نہ مانوں والی بات ہوگی۔

محمد احسن فاروقی ☆ فیصلے تک بات ہوگی۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ چلو آدھ گھنٹہ بس۔

محمد احسن فاروقی ☆ آدھا گھنٹہ آپ بولیں گے اور آدھا گھنٹہ شاہ صاحب بولیں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ تیس منٹ توڑے ہیں کیا؟

محمد احسن فاروقی ☆ ایک گھنٹہ توڑا اور آدھا گھنٹہ زیادہ، یہ ہمیں نہیں چاہئے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ نمبریں جی نمبریں، مغرب کے وقت کا مسئلہ تھا، ایسا

کریں، صبح فجر کی نماز کے بعد کا وقت رکھ لیں۔

محمد احسن فاروقی ☆ جی ہاں! یہ ٹھیک رہے گا، کوئی نماز بھی درمیان میں نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ بس یہی وقت بہتر رہے گا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ (سامعین کی طرف اشارہ کر کے) یہ سنا سکتے ہیں کہ دکانوں پر

بھی جاتا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ ہم بھی مناظرہ میں بیٹھیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ جانے دیں، صبح آٹھ بجے کوئی دکان نہیں کھولے۔

محمد احسن فاروقی ☆ ٹھیک ہے، فجر کے بعد بہت اچھا ٹائم ہے، ان شاء الرحمن

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اچھا، (بڑے افسردہ لہجے میں)، جس طرح آپ کہتے ہیں۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ فجر کتنے بجے ہے؟ 3.35 پر۔

محمد احسن فاروقی ☆ ہم کیسے پہنچیں گے؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ رات یہیں سو جائیں، ہاں تو فائل ہو گیا کہ صبح 3.35 پر

اور ٹائم کی پابندی نہیں ہے جب تک فیصلہ نہ ہوگا، گفتگو ہوگی۔

محمد احسن فاروقی ☆ بالکل، اس کی پابندی کوئی نہیں کہ مناظرہ دو گھنٹے یا چار گھنٹے، یہ پابندی نہیں

ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ کیوں نہیں پابندی، مناظرہ میں نے کرتا ہے یا تم نے کرتا ہے؟

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ ثالث تو ہم ہوں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ کو ثالث کس نے بنایا ہے؟

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ ربانی صاحب آپ اپنا ثالث لے آئیں، یہ ہماری طرف

سے ثالث ہوں گے۔ سارا دن گفتگو ہوگی۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اتنا لبا ٹائم سارا دن؟

محمد احسن فاروقی ☆ آپ چاہے 10 منٹ یا ایک گھنٹے میں فارغ ہو جائیے گا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کم از کم چار گھنٹے ناگم ہوگا۔

شاہ محمد ربانی صاحب: خیر الکلام مافیل و ذل۔ خلاص مختصر بات ہوگی۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ دس منٹ میں فارغ ہو جائیں ان کی مرضی مگر ناگم کم از کم

چار گھنٹے ہونا چاہئے۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ دس منٹ میں فارغ ہو جائیں یا دس گھنٹے میں، پابندی کوئی نہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ دیکھو اصول یہ ہے سارے پڑھے لکھے، ناگم مقرر ہونا چاہئے۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ حضرت صاحب! مناظرے کا ناگم مقرر نہیں ہوتا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اچھا، خیر، آگے چلو، تعویذ پر مناظرہ ہوگا، ٹھیک ہے، سنو، قرآنی

تعویذ شرک ہے بدعت ہے جو کچھ بھی ہے، سب سے پہلے کتے پر مناظرہ ہوگا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ نہیں نہیں، پہلے میرا جواب سن لو، آپ کافی دیر سے بول

رہے ہیں؟ اب میرا جواب سنیں، کوئی نہ بولے، یہ کہتے ہیں کہ میں نے مناظرہ کرنے کو کہا، شاہ

صاحب نے نہیں کیا، یہ غلط کہتے ہیں، انہوں نے حرم میں بیٹھ کر ڈیرہ غازی خان کے ایک آدمی خالد

سے وعدہ کیا کہ نماز مغرب کے بعد ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب سے مناظرہ کروں گا، اس

بیچارے خالد نے تین چار سو ریال خرچ کر کے مرنے پکائے دعوت کی، یہ دو تین سال پرانی بات ہے

پندرہ بیس آدمی بلائے ہم ان کے گھر پہنچ گئے، قاری شاہ محمد ربانی صاحب نہیں پہنچے، بہت تلاش کیا گیا،

مغرب ہو گئی، روزہ کھل گیا، کھانا شروع ہو گیا، یہ نہ پہنچے، ایسے غائب ہوئے ایسے غائب ہوئے کہ نظر

ہی نہیں آئے، اب جو شخص بیت اللہ میں وعدہ کر کے بھاگ جائے اور پھر یہ کہے کہ میں نے تو مناظرہ

رکھا ہی نہ تھا، اس خالد بے چارے کا تین چار سو ریال کا نقصان کرا دیا۔ باقی رہ گئی اصحاب کبف والی

بات، اصحاب کبف والا اختلاف ان کے اور ہمارے درمیان ہے ہی نہیں، اصحاب کبف کے کتے کے

تعویذ کو ہم بھی غلط سمجھتے ہیں اور یہ بھی غلط سمجھتے ہیں، فرق صرف حکموں کا ہے۔ جو حکم یہ لگائیں ہم اسے

ماننے کے لئے تیار نہیں، کیونکہ جو چیز شرک ہے وہ شرک ہے۔ ہر چیز شرک نہیں ہوتی اور ہر چیز بدعت بھی نہیں ہوتی، جو برائی ہے وہ برائی ہے، ہم اسے صحیح نہیں مانتے برا سمجھتے ہیں، اتنا تو ہمارا اتفاق ہے کہ اصحاب کبف کے کتے کا تعویذ غلط ہے، صحیح نہیں۔

محمد احسن فاروقی ☆ کتنا تو میں سے نکل گیا؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کتنا چون نکل گیا (یعنی کتنا اس میں سے نکل گیا) باقی رہ گیا، قرآنی تعویذ شرک ہے، قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے اپنی کتابوں میں یہی لکھا ہے اسی پر آج مناظرہ ہوگا۔ اس سے آگے پیچھے نہیں جانے نہیں دیا جائیگا، اور حرم (بیت اللہ) میں جو عائشوں نے فیصلہ دیا تھا، وہ میں آپ سب کو سنا دیتا ہوں۔

اسی دوران قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب کی بات کو کاٹ کر کچھ بولنا چاہا، مگر شاہ صاحب نے انہیں روک دیا کہ ابھی میرا جواب پورا نہیں ہوا، اور بتانے لگے،

(قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے مسجد الحرام (بیت اللہ) میں یہ دعویٰ کیا کہ ڈاکٹر سید طالب الرحمن

شاہ صاحب نے اپنی کتاب ”تعویذ کی شرعی حیثیت“ میں اصحاب کبف کے کتے کے تعویذ کو جائز

قرار دیا ہے)۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے اپنی بات کو دہرایا۔

ہم اس کے (یعنی اصحاب کبف کے کتے کے تعویذ کو) جائز نہیں سمجھتے۔

شاہ محمد ربانی صاحب نے درمیان میں ہی بولنا شروع کر دیا، بالکل جھوٹ، میں نے نہیں کہا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہ تو تحریر لکھی ہوئی ہے، میں دکھاؤں گا آپ کو۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ یہ میں نے نہیں کہا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہ عائشوں نے لکھا ہے، عائشوں نے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ بالکل غلط ہے۔



ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اچھا آپ ذرا چپ رہیں، میری بات پوری ہونے دیں، درمیان میں کیوں ٹوکتے ہیں، آپ بعد میں بولیں، آپ کافی دیر سے بول رہے تھے، میں پہلی بار بول رہا ہوں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ بھی گھڑی دیکھیں کتنا نام ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ گھڑی دیکھ لیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ یہ طریقہ غلط ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ آپ گھنٹے سے بول رہے تھے، میں خاموش تھا، مجھے بات تو پوری کرنے دیں۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ مناظرہ شروع ہو گیا ہے کیا؟

محمد احسن قاروقی ☆ ابھی مناظرہ شروع نہیں ہوا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ یہ مناظرہ ہے؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہ مناظرہ نہیں ہے، ابھی تو شرائط طے ہو رہی ہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ پانچ منٹ بھی پانچ منٹ۔ اللہ کے بند پانچ منٹ شاہ صاحب کو دے دے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ ہاں جی پانچ منٹ دے دیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ پانچ منٹ میں اب آپ کا جو جی چاہے بیان کر لیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے مسجد الحرام میں یہ دعویٰ کیا

کہ ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے اپنی کتاب تعویذ کی شرعی حیثیت میں کتے کے تعویذ کو جائز

قرار دیا ہے، اس دنوں و تہاتر کرنے کیلئے ثالث نے دو گواہوں کی موجودگی میں قاری شاہ محمد ربانی

صاحب کو کتاب مذکورہ دی، لیکن قاری شاہ محمد ربانی صاحب کتاب کا مطالعہ کرنے کے باوجود اپنا دعویٰ

ثابت کرنے میں قطعی طور پر ناکام رہے، اور مسجد الحرام میں یہ وعدہ بھی کیا کہ اس موضوع پر آئندہ کسی

تقریر یا تحریر نہیں کروں گا۔ یہ ثالث حافظ عبد الکریم صاحب جو ذریعہ غازی خان کے ہیں۔ یہ ان کے دستخط ہیں، یہ اس کی تاریخ ہے۔ 1412 ہجری میں، ثالث نمبر 2، عبدالغفور علی محمد صاحب ہیں۔ ان کے بھی دستخط موجود ہیں، محمد خالد خان صاحب، یہ ان کے دستخط ہیں، جن کے تین سو ریال قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے مرنے کی دعوت میں لگوائے تھے۔

شاہ محمد ربانی صاحب نے درمیان میں پھر فضل اندازی کی، تین سو نہیں پانچ سو۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ تین سو نہیں پانچ سو ریال خرچ کئے تھے۔ خود

مان لیا قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے، اچھا اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا اور ان کا اصحاب

کہف کے کتے کے تعویذ کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ قرآنی تعویذ

لکھنے کے بارے میں اختلاف ہے، تو اصل موضوع یہی ہو گا کہ ان کے نزدیک قرآنی

تعویذ کرنا شرک ہے، اور ہمارے نزدیک شرک نہیں جائز ہے۔ اس پر بحث ہوگی،

اب یہ بولیں،

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ نام پورا ہو گیا ہے، الحمد للہ رب العالمین۔ یہ مجھے بہت خوشی

ہوئی ہے کہ کوئی طریقہ تو ہوتا، اب پانچ منٹ میرے ہیں، سب سے پہلی بات یہ ہے کہ وہ تحریر شاہ

صاحب کے پاس بھی تھی اور میرے پاس بھی تھی۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ شاہ صاحب کہتے ہیں کہ کتے

کے تعویذ کرنا انہوں نے جائز لکھا ہے۔ قطعاً نہیں، اس تحریر میں یہ تھا کہ میں نے کہا، کہ کتاب میں لکھا

ہے شاہ صاحب نے،

اصحاب کہف اور کتے کا نام لکھ کر تعویذ کرنا یا ان کے ذریعے دعا کرنا، شرک بھی نہیں

اور بدعت بھی نہیں، میں ابھی ان کی کتاب میں دکھا سکتا ہوں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ دکھائیں، پھر میں اسی پر فیصلہ ہو گا اب۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ پھر وہی بات شاہ صاحب۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اسی پر فیصلہ ہو گا، دکھائیں۔



قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ کتاب جس کی بات میں کر رہا ہوں، بحمد اللہ بفضل اللہ میں دھواؤں گا، آپ کے پاس دوسرا ایڈیشن ہے، پہلا ایڈیشن منگوانا پڑے گا۔  
ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہلا ایڈیشن منگوائیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ صاحب نے پہلے ایڈیشن میں لکھا ہے کہ یہ شرک نہیں بدعت نہیں۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ فلاں نے لکھا ہے، یہ اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے۔ وہ شرک نہیں بدعت نہیں، میں نے اپنی ڈائری میں لکھا ہے کہ شاہ صاحب شرک کے اندر اجتہادی غلطی نہیں ہوتی، یہ شرک ہے، بدعت ہے، اب بھی میں کہتا ہوں، تب حافظ عبدالکریم صاحب نے کہا کہ کتاب دکھا کر اپنی بات کو ثابت کرو۔ تو میں نے کہا کہ پانچ سو ریاں تو میری طرف سے جمع ہوئے ہیں، وہ تو میں نے دینے ہیں، قاری صاحب سے میں نے کتاب مانگی تو مجھے کوئی کتاب نہیں دی گئی۔ مجھے کہا گیا کہ آپ یہیں پرچھیں، تو میں نے کہا کہ رات کو میں دیکھوں گا۔ یہ کتاب تو ایک ریاں یا آدھے ریاں کی ہوگی، میں تو پانچ سو ریاں دے چکا ہوں۔ اور وہاں یہ لکھا گیا تھا کہ جو حوالہ نہیں دے گا۔ وہ جھوٹا ہوگا اور اس کے پانچ سو ریاں ضبط کئے جائیں گے۔ خیر مجھے کتاب دی گئی۔ میں نے کہا، یہ صفحہ نمبر 51،55 ہے شاہ صاحب نے لکھا ہے کہ، یہ شرک بھی نہیں بدعت بھی نہیں تو آمد ایر سر مقصد، میرے عزیز و میرے دوستو، میرے بھائیو، میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ شاہ صاحب مجھے لکھ کر دے دیں کہ اصحاب کھف و کلہبہ قطعہ الہی بحرمت یصلیخا مرخلیفا۔

یہ ان کے نام ہیں، ان کے طفیل ان کے ذریعے دعا کرنا شرک ہے بدعت ہے ان کا نام لکھ کر گلے میں لٹکانا شرک ہے، یہ ابھی اس مجلس میں لکھ کر دے دیں، تو اس پر مناظرہ نہیں ہوگا۔ و ماعلیسا الالبلاغ۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیکھیں جی، شاہ محمد ربانی صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے، کہ میں نے قاری اقبال صاحب کے پاس پانچ سو ریاں جمع کرائے تھے، یہ انہوں نے صریحاً جھوٹ بولا ہے، بلکہ قاری اقبال صاحب نے ان کی ضمانت دی تھی کہ ان کے پانچ سو ریاں میں دوں گا۔ یہ پہلی

بات ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دینے تو میں نے ہی تھے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مگر دیے نہیں تھے۔ اور دوسری بات یہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے (طالب الرحمن صاحب نے کتاب لے کر وہی انداز کر کے دکھایا ہے جو قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے پوز بنایا تھا) کتاب کھول کر دکھایا اور وہ صفحہ نکل آیا کہ دیکھیں طالب صاحب نے یہ لکھا ہے۔ "حالانکہ ٹائٹل نے لکھا ہوا ہے کہ قاری شاہ محمد ربانی صاحب کو دو گواہوں کی موجودگی میں کتاب دی گئی اور قاری شاہ محمد ربانی صاحب کتاب کا مطالعہ کرنے کے باوجود خود اپنا دعویٰ ثابت کرنے میں قلعی طور پر ناکام رہے۔ یہ ٹائٹل لکھ کر دے رہے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسے کھول کر دکھا دیا، اب ان کی ایسے کھول کر دکھا دینے والی بات صحیح ہے یا ٹائٹل کی بات صحیح ہے۔

اور باقی ان کا یہ کہنا کہ میں نے اصحاب کھف کے کتے کے بارے میں جو لکھا ہے وہ انہیں دے دوں، میں ان کو چھپی ہوئی تحریر دیتا ہوں، میں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان گفتگو ہے، ایک محمدی ہے اور ایک عثمانی ہے۔

"عثمانی کہتا ہے کہ قرآنی تعویذ تو جائز ہے، لیکن اصحاب کھف کا تعویذ جس میں اس کے کتے سے بھی مدد مانگی گئی ہے، اس کے شرک ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

اب میں جواب دے رہا ہوں۔

محمدی رحمۃ اللہ علیہ اصحاب کھف اور اس کے کتے سے مدد مانگنے والا تعویذ واقعی شرک ہے۔

اب کوئی ابہام رہ جاتا ہے اس میں، اصحاب کھف اور ان کے کتے سے مدد مانگنے والا تعویذ واقعی شرک ہے۔

لکھ کر دینے والی بات کیا ہے۔ ہم نے اسے پرنٹ کر دیا ہوا ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ناظم دیکھیں آپ ناظم

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اب میں پوری تحریر آپ کو سناتا ہوں، لیکن زینت



الاسلام میں جو اصحاب کُہف کا تعویذ ہے اس میں اصحاب کُہف سے یا ان کے کتے سے مدد مانگنے کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔ جو کتے سے اور اصحاب کُہف سے مدد مانگے۔ وہ مشرک ہے اور جو کتے سے مدد نہ مانگے وہ مشرک نہیں۔

اب عثمانی کہنے لگا۔ میں نے تو یہ تعویذ پڑھا نہیں، ایک عالم سے سنا تھا، میں نے کہا۔ سنی سنا کی بات ایسی سنہوتی ہے۔ اب جو زینت الاسلام میں سے ان کی عبارت ہے، وہ کچھ یوں ہے۔

انہی بحرمت محمد و یحییٰ مکسلیما کشفو طوط نبیونس آذر قطیونس  
کشافتیونس یونس والہ اسم کلہم قطعیر

پہلی بات تو یہ ہے کہ اس میں اصحاب کُہف اور ان کے کتے سے امداد طلب نہیں کی گئی، بلکہ اللہ تعالیٰ سے مانگا گیا، کہ الہی بحرمت محمد و ساری بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے سچ کہا کہ فتویٰ دیں گے، خود بھی گمراہ دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے، ان کو معطوف معطوف علیہ کا پتہ نہیں اور وہ مشرک کے فتوے لگانے کو تیار ہیں، جن کے وسیلے سے مانگا گیا تھا، وہ اصحاب کُہف، نبی اور ان کی آل ہیں۔  
اسم کلہم قطعیر تو خبر ہے۔ جملہ ہے، کہ ان کے کتے کا نام قطعیر ہے، اگر کتے کے وسیلے سے مانگا جاتا تو عبارت یوں ہوتی جیسے اشرف علی تھانوی نے لکھا۔

اللہ کے نام لکھ کر لکھا قطعیر "اشرف علی تھانوی کا لکھا ہوا وہ تعویذ جس میں کتے سے مانگا گیا وہ مشرک ہے، اور زینت الاسلام میں جو تعویذ لکھا گیا۔ اس میں کتے سے نہیں مانگا گیا، اور نہ ہی ایسی بات ہے کہ جس انداز سے یہ قاری شاہ محمد ربانی صاحب بیان کرتے ہیں۔

اچھا، اب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس میں جو وسیلہ سے مانگا گیا ہے۔ ہم کب کہتے ہیں کہ وسیلے سے مانگنا جائز ہے، وسیلے سے مانگنا ان کی غلطی ہے اور اس غلطی پر ہم انہیں مشرک یا بدعتی نہیں کہہ سکتے، مگر اسے صحیح بھی نہیں مانتے، لیکن اسے مشرک کہنا تو بہت بڑی جہالت ہے۔  
"یہ تعویذ غلط ہے، صحیح نہیں، لیکن ہر غلط چیز مشرک نہیں ہوتی۔"

ہمارا اور قاری شاہ محمد ربانی صاحب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو کتے والا تعویذ اشرف علی تھانوی

نے لکھا ہے، وہ مشرک ہے، اور جو زینت الاسلام میں الحمد للہ عالم نے لکھا ہے، وہ مشرک نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ اس میں کتے سے مدد نہیں مانگی گئی، اور نہ ہی کتے کا وسیلہ دیا گیا ہے، جو وسیلہ دیا گیا ہے اللہ کے نبی کا، آل نبی کا اور ان کے علماء کا، وسیلہ دینا مشرک نہیں ہے۔

"اگر بحث ہوگی تو اس پر ہوگی، کہ وسیلہ دینا مشرک نہیں ہے۔"

"کیونکہ یہ تو ہم نے لکھ دیا کہ اشرف علی تھانوی کا تعویذ مشرک ہے، اور جو تعویذ الحمد للہ عالم نے لکھا ہم اسے صحیح نہیں مانتے۔ یہ تعویذ غلط ہے۔ لیکن مشرک اور بدعت نہیں۔ تو بحث اس بات پر کرو کہ وسیلہ مشرک ہے یا بدعت۔ جب ہم اس مسئلہ پر بھی بات کرنے کو تیار ہیں۔"

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد للہ بات بڑی اچھی ہو رہی ہے، ہمارے دوست توجہ فرمائیں۔ شاہ صاحب نے فرمایا ہے، اشرف علی تھانوی نے کتے سے مدد مانگی، یہ کہاں لکھا ہوا ہے۔  
ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ لائیں میں دکھا دیتا ہوں، کتاب مجھے دیں۔  
قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اور جو حافظ محمد لکھو صاحب نے لکھا ہے، انہوں نے کتے سے مدد نہیں مانگی، پیارے بھائیو! اصل بات یہ ہے کہ کتے سے مدد کسی نے بھی نہیں مانگی۔  
ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ وسیلہ دیا ہے ناں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اذکر اللہ ذکر اکبر! ..... میں نے کہا کہ کسی نے مدد نہیں مانگی نبیوں کے نام لکھ کر ان کو گلے میں لگانا، کوئی ان سے مدد نہیں مانگتا، یہ نبیوں کے نام لکھ کر گلے میں لگانا اور الحمد للہ اس کو اچھا نہیں سمجھتے، بلکہ اسے مشرک سمجھتے ہیں اور حافظ محمد لکھو صاحب نے یوں لکھا ہے، الہی بحرمت محمد و یحییٰ مکسلیما کشفو طوط نبیونس آذر قطیونس  
کشافتیونس یونس والہ واسم کلہم قطعیر

بات ایک ہی ہے، خواہ الحمد للہ لکھے یا بدعتی لکھے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب آپ عبارت غلط پڑھ گئے



قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہیں، بلکہ حافظہ محمد لکھو صاحب نے پنجابی میں یوں لکھا ہے، یہ نام  
تیب ناں بھلیخا منسلخا۔

اسما تعویذ بنا کے تے کتے داناں لکھ کے جو پاس رکھے،

فتح دی برکت آوے، تے دشمن آتے غالب ہووے،

شروں رب بچاوے۔

بچانے والا رب تے وسیلہ کتے دا، بچانے والا رب تے وسیلہ محمد رسول دا، بچانے والا  
رب تے وسیلہ بھلیخا منسلخا،

اسے نام ای قرآن وحدیث توں ثابت نہیں، جیڑے لوگ غاروج چھپے سن، انہاں دے نام ثابت  
نئیں لیکن حافظہ محمد لکھو صاحب نے لکھا ہے کہ ”جیڑا اسے تعویذ بنا کے مال اسباب اندر رکھے۔ انہواں  
نہ ساڑے چور نہ لگے، لٹ نہ ونجے دیھاڑے۔“

یہ کفر ہے، اور تیسرا شعر لکھا ہے ”اے اسما اور کتے داناں لکھ کے، کبھی ران بھننے،

تے نال شتابی باہر آوے جھٹ غلامی تھوے۔“ بچہ پھلانگ مار کر جلدی سے باہر آ جائے گا۔

دوستو! یہ شرک ہے اور کفر ہے، اور ہماری جماعت کے ایک بہت بڑے عالم گزرے ہیں، حافظہ  
عبداللہ صاحب بہاولپوری سید طالب الرحمن شاہ صاحب کے استاد ہیں۔ ان سے سرگودھا میں ملاقات  
ہوئی۔ تو میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا۔ تو وہ کہنے لگے۔ یہ شرک ہے۔ یہ وسیلہ کتے کا شرک  
ہے۔ بھلیخا منسلخا۔ کا وسیلہ شرک ہے۔ ان کا نام ہی کوئی نہیں اور یہ شرک کا چور دروازہ ہے۔

کتے سے کسی نے بھی آج تک مدد نہیں مانگی۔ ان کے نام لکھ کر گلے میں انکا نام اس کو شرک کہتا ہوں۔  
کیا کبھی کسی نے کہا کہ اے کتے اے کتے، مجھے پناہ دے، نہیں کہا، کتے کو فضیلت کیوں ملی، کہ وہ بھی  
تین سو نو سال ویلوں کے ساتھ رہا، اور کوئی بد بخت کہتا ہے کہ کتا جنت میں جائے گا اور کوئی کہتا ہے کہ  
میں طبع کا کتا ہوں، کوئی کہتا ہے میں پیر کا کتا ہوں، اور کوئی کہتا ہے کہ جو گانہ دینے میں میرا نام شمار

اے اللہ مدینے کا کتا بنا دے، یہ نہیں لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، کہ سب کتے بننے ہیں اور کتوں سے پیار  
کرتے ہیں، اور کتے کا نام لکھ کر جیب میں رکھتے ہیں۔ ہم اس سے پاک ہیں مبرا ہیں۔ البتہ شاہ  
صاحب کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ یہ لکھ کر دے دیں کہ اسما اصحاب اور کتے کا نام لکھ اپنے پاس  
رکھنا شرک ہے اور ان کے دھیلے سے دعا کرنا یہ بھی شرک ہے اور اگر یہ شرک نہیں تو اس پر مناظرہ ہوگا۔  
تین حالت ہوں گے، تینوں علماء ہوں گے۔ یہ ماسٹر عبدالغنی صاحب ہیں، یہ ہمارے بھائی ہیں، مجلس  
ہیں، الحمد للہ۔ میں جب بھی یہاں آتا ہوں یا کسی کے میں شاہ صاحب سے ملاقات ہوتی ہے تو ہمارا  
مناظرہ ہی ہوتا ہے، اور کچھ نہیں ہوتا۔ چلو، آج میری بھی یہی خواہش ہے کہ اس بات کا فیصلہ ہو ہی  
جائے۔ چاہے مجھے چار یا دس دن راولپنڈی رہنا پڑے۔ یہ لکھ کر دے دیں کہ یہ شرک نہیں تو پھر قرآنی  
تعویذ پر مناظرہ ہوگا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہلی بات تو قاری صاحب کی یہ کہ انہوں نے جو کہا تھا کہ  
میں نے یوں کتاب کھول کر دکھادیا، یہ تو ہو گئی غلط۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسے قراب چھوڑیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیوں چھوڑیں، بات ہمیشہ مکمل کرنی چاہئے، کیونکہ  
حالاتوں نے فیصلہ دے دیا کہ قاری صاحب نے کتاب کو کھول کھول کر بہت پڑھا، مگر اپنا موقف ثابت  
نہ کر سکے، اب جو انہوں نے آخری بات کی ہے، ہم اس بات کو پکڑتے ہیں اور ہم کاغذ پر لکھ دیتے ہیں  
کہ اصحاب کہف کے تعویذ کو گلے میں لٹکانا بھی شرک نہیں، تو یہ کہتے ہیں کہ میں قرآنی تعویذ کے شرک  
ہونے پر مناظرہ کروں گا۔ یہ بات ٹیپ ریکارڈ میں موجود ہے۔ میں یہ تحریر لکھ دیتا ہوں۔ کیونکہ  
ہمارے نزدیک یہ تعویذ (اسے میں قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب  
کی بات درمیان سے کاٹ دی غلط کہتے ہیں آپ)۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ٹیپ میں تحریر ہمارے ہاں ہے۔

”جو اصحاب کہف اور ان کے کتے سے مدد مانگنے والا تعویذ ہے، وہ شرک ہے، لیکن جو اصحاب کہف

اور کہنے کا نام لکھ کر گلے میں لٹکائے وہ غلط ہے۔ اور ہمارے جس عالم نے لکھا ہے، وہ غلط لکھا ہے، ہم اس کو صحیح نہیں کہتے لیکن ہر بات کو شرک نہیں کہتے۔ اگر نبی کا اور ان کی آل کا وسیلہ یا شرک ہے تو یہ ثابت کریں اور ہم لکھ کر دیتے ہیں کہ یہ شرک نہیں اس طرح اصحاب کہف کا جو وسیلہ دیا گیا ہے یہ شرک نہیں ہے۔ قاری صاحب نے کہا کہ آپ لکھ کر دے دیں تو میں قرآنی تعویذ پر مناظرہ کروں گا۔ میں تحریر بنا رہا ہوں، تاکہ آپ کو دے دوں۔ تاکہ آپ قرآنی تعویذ شرک ہے اس پر مناظرہ کریں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد للہ، خطبہ مسنونہ کا سارا انداز اختیار کیا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ تہ، آپ نے بات شروع نہیں کرنی۔ میں تحریر بنا رہا ہوں۔ اب تو بات ختم ہو گئی۔

چوہدری محمد اسلم ☆ قاری صاحب آپ نے کہہ دیا کہ لکھ کر دے دیں۔ کہ یہ شرک ہے، یا شرک نہیں، تو میں قرآنی تعویذ پر مناظرہ کروں گا (اس دوران خاموشی رہی، ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب تحریر لکھتے رہے پھر مخاطب ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”اصحاب کہف کا تعویذ جس میں ان کے وسیلے سے اللہ سے مانگا گیا ہے، وہ شرک نہیں ہے۔“ پھر تحریر مجھے دیتے ہوئے کہا، قاروقی صاحب یہ تحریر آپ نے اپنے پاس رکھنی ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ دوبارہ پڑھ دیتا ہوں، اصحاب کہف کا تعویذ جس میں ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ میں دوبارہ پڑھ دیتا ہوں، اصحاب کہف کا تعویذ جس میں ان کے وسیلے سے اللہ سے مانگا گیا ہے وسیلہ ان کا دیا گیا ہے مانگا اللہ سے گیا ہے یہ شرک نہیں ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اسی پر مناظرہ ہوگا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اسی پر نہیں ہوگا، قرآنی تعویذ پر مناظرہ ہوگا دوبارہ۔

حاضرین میں سے ایک شخص نے ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب سے پوچھا اس پر مناظرہ کیوں نہیں کرتے؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اس پر بھی ہوگا، لیکن آپ بات کو سمجھیں۔ قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے کہا تھا کہ مجھے لکھ کر دے دیں، کہ اصحاب کہف کا تعویذ شرک ہے کہ نہیں ہے۔ ”پھر میں قرآنی تعویذ پر مناظرہ کروں گا۔“ دراصل ہمارا اصل مناظرہ قرآنی تعویذ پر ہے۔ ”۱۱ کے بعد بے شک اس پر بھی مناظرہ کر لیں۔“

چوہدری محمد اسلم ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب ابھی تو آپ نے تحریر دی ہے۔ ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے تو لکھ دیا ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ کیسے ثالث نہیں گئے۔ ثالث تو علماء ہوں گے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہ ٹیپ ریکارڈر ثالث ہے، یہ ٹیپ ریکارڈر، پھر ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے شفیق الرحمن صاحب سے کہا کہ کیسٹ ریورس کریں اور انہی الفاظ پر لائیں۔ جو قاری صاحب نے کہے تھے۔ شفیق الرحمن صاحب نے ٹیپ کو ریورس کرنا چاہا تو قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے فوراً الحمد للہ رب العالمین، کہنا شروع کر دیا۔

محمد احسن قاروقی ☆ اب قاری صاحب بات کو بدھا رہے ہیں۔

ادھر قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے پھر پڑھا، الحمد للہ رب العالمین پھر یوں شروع کر دیا، بات یہ ہے کہ جب کوئی آدمی بات کرتا ہے تو دوسرے پر ضروری ہوتا ہے کہ اس کا جواب دے۔ بات یہ ہے کہ ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب بار بار کہتے ہیں کہ یہ ثالثوں نے لکھا ہے، یہ ثالثوں نے لکھا ہے کہیں لکھا ہے، ثالث وہ ہوتا ہے جو فریقین کو فیصلہ دے مجھے کیوں نہیں دیا، یہ جھوٹ ہے پرلے درجے کا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اچھا میں اصل فیصلہ منکولیتا ہوں، جس پر قاری شاہ محمد ربانی صاحب کے بھی دستخط ہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ بات تو سنو، بات یہ ہے کہ میں نے حافظ عبدالکریم سے کہا کہ



قیامت کا دن ہوگا۔ تم سے پوچھا جائے گا تم دونوں مدینے میں رہے ہو اور کئے میں لوگوں نے کہا کہ وہ تو آپس میں مل گئے ہیں وہ فیصلہ نہیں دیں گے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ سراسر الزام لگایا ہے۔

محمد احسن فاروقی ☆ اس بحث کو ختم کریں قاری صاحب، چوہدری اسلم صاحب: قاری صاحب کی بات یہاں ختم ہوئی تھی کہ اگر ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب یہ لکھ دیں کہ شرک نہیں ہے تو میں قرآنی تعویذ پر بات شروع کروں گا تو قاری صاحب اصل بات کو شروع کریں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ مجھے بات کرنے دیں۔

محمد احسن فاروقی ☆ آپ بات کریں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد للہ بات یہ ہے کہ کد کی بات ہو رہی تھی۔ 500 ریال تھے کوئی معمولی بات تو نہیں تھی۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہ سب کہہ رہے ہیں کہ کد کی بات کو ختم کریں اور اب یہ تائلوں پر بات لا رہے ہیں کہ ثالث ہے ایمان بن گئے ہیں چوہدری اسلم صاحب اصل بات شروع کرائیں۔

چوہدری محمد اسلم ☆ وہاں کے تائلوں کی بات چھوڑیں، یہاں ثالث مقرر کریں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب بات کو پھیلائیں مت۔ ٹیپ ریکارڈر پر یورس کریں۔ اور اپنی بات پر قائم رہیں۔ پھر ٹیپ ریکارڈر کو یورس کر کے شاہ محمد ربانی صاحب کی وہ بات دوبارہ تمام حاضرین نے سنی، اس کے بعد ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے کہا، دیکھیں، اب بات واضح ہو رہی ہے چوہدری اسلم صاحب آپ سب نے ٹیپ ریکارڈر کے سن لی ہے۔ قاری شاہ محمد ربانی صاحب کے یہ الفاظ موجود ہیں کہ،

”اگر ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب لکھ کر دے دیں کہ اصحاب کف کا تعویذ

شرک ہے یا نہیں ہے تو میں قرآنی تعویذ پر مناظرہ کرنے کیلئے تیار ہوں، مجھے

جلدی جانا ہے لیکن میں نہیں بیٹھا ہوں گا جب تک فیصلہ نہیں ہو جاتا۔“

اب یہ بات تو صاف ہو گئی کہ قرآنی تعویذ پر کل کو مناظرہ ہوگا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد للہ، جی کل کل ان شاء الرحمن قرآنی تعویذ پر مناظرہ ہوگا، لیکن جو میں کہتا ہوں شرک ہے، شاہ صاحب کہتے ہیں کہ شرک نہیں، پہلے اس کا فیصلہ ثالث سے لیں گے، پھر آئے چلیں گے۔

محمد احسن فاروقی ☆ یہ بات غلط ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ کیوں غلط ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اس کا جواب میں دیتا ہوں۔

محمد احسن فاروقی ☆ یہ بات کہاں سے آگئی کہ پہلے اس کا فیصلہ لیں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ نہیں، پہلے اس کا فیصلہ لیں گے، میں کہتا ہوں شرک ہے، اور شاہ صاحب کہتے ہیں کہ شرک نہیں ایسے ہی کیسے چھوڑ دیں اسے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اس کا جواب لیں مجھ سے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ سے نہیں، آپ سے نہیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ مجھ سے کیوں نہیں، میں ہی جواب دوں گا۔ جواب لیں نوڈی پوائنٹ۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے بہت جیتنے سے بدلے، کہ ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب جواب نہ دیں مگر: ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے کہا، کہ میں ہی جواب دوں گا۔ جواب نہیں، شاہ محمد ربانی صاحب اس تحریر کا مطالبہ کرنے لگے کہ جو ابھی آپ نے لکھی ہے وہ مجھے دیں، ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے کہا کہ ابھی آپ کو وہ تحریر نہیں دیں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ مجھے وہ تحریر دیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اس تحریر کو چھپائیں گے نہیں آپ کو دیں گے۔ ربانی

صاحب مگر آپ پہلے بات تو طے کر لیں۔ بلکہ آپ دو تحریریں لکھ کر دیں، ایک مجھے بھی دیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ ڈرتے ہیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ ڈرتے کہاں ہیں۔ یہ تحریر تو میں نے ثالث کو دی ہے اپنی طرف سے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ مجھے بھی دو ناں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ آپ کو بعد میں دیں گے۔ جب آپ مناظرہ کریں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ نے کیا لکھا ہے، میں دیکھوں کہ آپ نے کیا لکھا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اچھا آپ پڑھ کر واپس کر دیں گے؟ اور پھر سامعین کی طرف رخ کر کے ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے پوچھا۔ ان پر اعتبار ہے؟ مگر کسی نے کوئی خاص جواب نہ دیا، کیونکہ قاری شاہ محمد ربانی صاحب ابتدا سے ہی ہیر پھیر کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے بلاوجہ باتوں کو طول دینے جارہے تھے اس کے بعد شاہ صاحب نے سب کو مخاطب کیا، قاری شاہ محمد ربانی نے اس بات کو طے کر لیا تھا کہ یہ شرک نہیں ہے تو میں قرآنی تعویذ پر مناظرہ کروں گا، انہوں نے یہ شرط نہیں لگائی تھی کہ پہلے فیصلہ لیں گے کہ شرک ہے یا نہیں ہے۔ اب شاہ محمد ربانی صاحب: نئی شرطیں درمیان میں لگا رہے ہیں، اب جناب یہ طے ہو چکا ہے۔ ہم آپ کو بھاگنے نہیں دیں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں جانتا ہی نہیں، بھاگنے کی بات کیا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ تو میں پھر نہیں بلکہ کو مناظرہ کریں۔

چوہدری محمد اسلم صاحب ☆ آپ نے ابھی تک لکھ کر بھی نہیں دیا ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اس پر جب تک فیصلہ نہیں ہوگا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہ کہاں ہے، یہ شرط کہاں سے آئی ہے، یہ شرط غلط

لگا رہے ہیں آپ۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ بھائیو، دوستو اور بزرگو، الحمد للہ، آپ سارے ماشاء اللہ

الحدیث ہیں، پڑھے لکھے ہیں، آپ سب یہاں بیٹھے ہیں، بالکل ان پڑھ تو نہیں ہیں، آپ جس طرح کہیں گے، آپ کی بات بھی ہم قبول کریں گے، میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ اس پر فیصلہ لیں یا آگے چلیں جائیں۔

چوہدری اسلم صاحب ☆ آگے چلیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ کیوں بولتے ہیں؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ سارے بولیں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں سارے دوستوں سے پوچھتا ہوں، ایک دو نہ بولیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ سارے بولیں بھی سارے بولیں، قاری صاحب نے

یہ شرط لگائی تھی، کہ آپ یہ لکھ کر دیں تو ہم قرآنی تعویذ پر مناظرہ کریں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے درمیان میں پھر دخل اندازی کی، تو ڈاکٹر

سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے کہا کہ میں ان کو سمجھا رہا ہوں، پہلے میری بات

سن لیں۔ قاری صاحب نے ایک مطالبہ کیا، میں نے وہ لکھ کر دے دیا، اب یہ

اس تحریر کے پابند ہیں کہ پہلے قرآنی تعویذ پر مناظرہ کریں، ہم اس پر بھی مناظرہ

کریں گے جو ہم نے لکھ کر دیا ہے۔ پھر سامعین سے پوچھا، آپ سب کو یہ بات

قبول ہے؟ سب نے یک زبان کہا، قبول ہے۔

اس پر ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا ماشاء اللہ اب تو سب کو قبول

ہے۔ اور پھر قاری شاہ محمد ربانی صاحب کو مخاطب کر کے کہا، اب تو آپ بھی قبول کر لیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ مجھے معلوم ہے آپ کے چاہنے والے مجھ سے زیادہ ہیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ قبول کر لیں نا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ بھائیو! یہ جو ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب کہتے ہیں شرک

نہیں، میں کہتا ہوں کتے کے دھیلے سے اسباب کف کے دھیلے سے دعا کرنا یہ شرک ہے۔ کیا اس پر کوئی



فیصلہ ہوا آگے چلیں؟

ایک دو افراد نے بولنا چاہا تو قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے روک دیا، ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے بھی تائید کیا، کہ ایک دو نہ بولیں سب بولیں،

تب شاہ محمد ربانی صاحب بولے، فیصلہ ہونا چاہئے یا اس کو کھڑے میں ڈال دیں؟  
ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ✽ ہر آدمی ایک ایک دفعہ بول کر بتا دے۔  
قاری شاہ محمد ربانی صاحب ✽ یوں نہیں بولنا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ✽ اچھا سارے اکٹھے بولیں۔

لیکن قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے اپنے ایک ہم نوا سے انفرادی طور پر پوچھا، تو انہوں نے بھی تائید کر دی کہ پہلے قرآنی تعویذ پر مناظرہ ہونا چاہئے، جب شاہ محمد ربانی صاحب نے فہم صاحب سے پوچھا تو وہ بھی یہی کہنے لگے کہ پہلے قرآنی تعویذ پر بات کریں پھر اس مسئلہ پر بھی گفتگو کریں، کیونکہ یہ مسئلہ بعد کا ہے، اور سب نے تائید کر دی کہ پہلے قرآنی تعویذ پر بات ہونی چاہئے، تو شاہ محمد ربانی صاحب نے ہتھیار ڈال دیئے۔

اب تحریر کا بھی جائزہ لیا گیا تو شاہ محمد ربانی صاحب کہنے لگے کہ بسم اللہ کس نے لکھی ہے؟  
محمد احسن فاروقی ✽ میں نے لکھی ہے بسم اللہ۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ✽ بھی اللہ کے بندے آدمی کیوں لکھی ہے؟ پوری لکھنی چاہئے تھی۔  
چوہدری محمد اسلم ✽ کی ہو گیا اے اللہ کے بندے یو تسی ادمے اجمد یت کیوں ہوئے او۔  
محمد احسن فاروقی ✽ اچھا جی، مرجوع ہو گیا، بسم اللہ الرحمن الرحیم پوری ہو گئی۔

### نجر کے بعد کے حالات

اس کے بعد قاری صاحب نے تلاوت شروع کی، اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ،

واشہد ان محمدا عبده ورسوله۔ اما بعد۔ فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من ہمزہ  
ونفعہ ونفعہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

یا ایہ الذین امنوا لا تقلموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ.....

جو اللہ رب للعالمین چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ چاہت مرضی حکم آرڈر صرف اللہ کا چلتا ہے۔ میں بحمد اللہ کل یہاں حاضر ہوا ہوں، مجھے کوئی پتہ نہیں تھا کہ مناظرہ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا، رات آیا تو شاہ صاحب کا مناظرہ سننے کے لئے، لیکن جب شاہ صاحب نے مجھے دیکھا تو کہہ دیا کہ ان کے ساتھ بھی مناظرہ ہو جائے۔ جب کہیں بھی ملاقات ہوتی ہے، مکہ میں ہو کہیں بھی ہو حتیٰ کہ راجہ بازار میں ہو تو وہاں بھی ہمارا مناظرہ ہو جاتا ہے، بہر کیف میرے بھائی اللہ جانتا ہے میں مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہوں، اور میں نے کبھی بھی نہیں کہا کہ میں مناظرہ کروں گا۔ جب کوئی دوسرا کہتا ہے تو میں مناظرہ کرتا ہوں، ورنہ میں نہیں کہتا۔ اب میرا یہ غدر ہے، میں نے آپ کی خواہش اور فرمائش کو میں نے رات کو قبول کر لیا تھا، لیکن اللہ میرا جانتا ہے کہ میں بیمار ہوں، مجھے تکلیف ہے، میں نے غدر پہلے اس لئے پیش نہیں کیا کہ سب ساتھ ہی جب اکٹھے ہو جائیں تو ان کی خدمت میں عرض کروں، کہ مجھے تکلیف ہو رہی ہے، لہذا اب میں مناظرہ نہیں کر سکتا، وقت کا تعین کر لیتے ہیں۔ علماء کرام کو منگو، لیس گے، آپ میرے پاس آ جائیں وادی سون میں، میں بحمد اللہ بخوشی اس چیز کو قبول کروں گا، کہ آپ لوگ میرے پاس آ جائیں، اگر نہیں آ سکتے تو پھر کوئی تاریخ مقرر کر لو، بہر کیف کسی کا غدر قبول کرنا کسی انسان کی عظمت ہے، یہ میرا غدر ہے۔ بہر کیف میں حاضر ہوں، میں ان شاء الرحمن دوبارہ کسی وقت بھی جب آپ مجھے فرمائیں گے، آپ میرے عزیز ہیں، میرے بھائی ہیں اصل افہام و تفہیم ہے، میرا کبھی بھی یہ خیال نہیں ہوا کہ میں بازی لے جاؤں، میں تو ایک طالب علم ہوں، علماء کرام کا خادم ہوں، الحمد للہ، اور یہی چیز ہے، اگر معاذ اللہ معاذ اللہ مجھ میں غلطی ہے تو میں ان شاء الرحمن اس پر رجوع کروں گا۔ میں کبھی بھی ضد نہیں کروں گا۔ اپنی مرضی نہیں کروں گا۔ ان شاء الرحمن۔ اب یہ ہے میرے عزیز بھائیو۔ واللہ سائلہ نالہ۔ مجھے تکلیف ہے، میں بیمار ہوں، کوئی وقت مقرر کر لو، تقریباً دس پندرہ دن کے بعد، آپ

میرے پاس آ جائیں، فہم نہیں تو میں حاضر ہوں گا۔ و ما علینا الا البلاغ

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ قاری شاہ محمد ربانی صاحب جہاں آپ کو درد ہے تو ایک دبانے والا آپ کو دبائے گا، درد ہی ہے ناں، بخار نہیں ہے کھانسی نہیں ہے، زکام نہیں ہے، کوئی اور تکلیف نہیں ہے، آپ کہتے ہیں، مجھے درد ہے جہاں درد ہے وہاں ہاتھ رکھ دیں، دم کر دیتے ہیں، اور ایک دبانے والے کو بٹھا دیتے ہیں جو مسلسل آپ کو ہاتھ مارے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ موقع دیا ہے، اس موقع کو ہم ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ علماء کرام بھی موجود ہیں، ہم نے ان کو بھی تکلیف دی ہے، صدر سے آئے ہیں قاری طیب صاحب، قاری آفتاب احمد صاحب جامع مسجد روڈ سے آئے ہیں۔ قاری عبدالرشید صاحب اور ہو سکتا ہے۔ حافظ عبدالرشید ظہیر صاحب اور حافظ عبدالحمید ازہر صاحب بھی تشریف لے آئیں، اب اتنے علماء کرام کو بلا کر ہم کہیں کہ ہم مناظرہ کر ہی نہیں رہے۔ آپ کیوں آئے ہیں؟ یہ ان کی بھی بے عزتی ہے، اس لئے جہاں آپ کو تکلیف ہے ان تکلیف کو ہم دیتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ آرام دے دے گا۔

باقی رہ گیا وادی سون یکسر جانے والا مسئلہ تو وہ تو بہت مشکل ہے، کہ ہم وہاں پہنچیں، آپ بیٹک دس بارہ دن کے بعد بھی آ جائیں، ہم دوبارہ بھی مناظرہ کریں گے۔ اب اس صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے یوں کرتے ہیں کہ اگر آپ نے لہذا چوڑا مناظرہ نہیں کرنا تو قرآن مجید کی ایک آیت اور نبی کریم کی ایک حدیث ہمیں سنا دیں کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ قرآنی تنویذ کرنا شرک ہے، یا نبی اکرم نے کہا ہو کہ یہ شرک ہے۔ تب ہم مناظرہ نہیں کریں گے، ہم قرآن پاک کی ایک آیت اور رسول اللہ کی ایک حدیث سن کر اٹھ کر چلے جائیں گے، اور علماء کرم کے سامنے یہ بات رکھ دیں گے کہ یہ آیت اور یہ حدیث آگئی ہیں، اب قاری شاہ محمد ربانی صاحب سے صرف ایک ہی مطالبہ ہے کہ

”قرآن پاک کی ایک آیت یا نبی کریم کی کوئی سی ایک حدیث پیش کر دیں، جس میں آپ کا دعویٰ موجود ہو کہ قرآنی تنویذ کرنا شرک ہے۔“

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ مناظرہ تو شروع ہو ہی گیا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ چلیں تو ٹھیک ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ ایک حدیث پیش کر دیں، ایک آیت پیش کر دیں، اسی کو تو مناظرہ کہتے ہیں، میں نے بار بار کہا کہ پھر کہتا ہوں، اور لوہا کہتا ہوں ماشاء اللہ سب دوستوں کی خدمت میں واللہ مجھے تکلیف ہے، بہر کیف کوئی وقت اور مقرر کر لو، کم از کم تیس دن کے بعد۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ جہاں تکلیف ہے، بتائیں ناں، یہ دہاتا ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ وہ دہاتا رہے اور میں بولتا رہوں یا بھی بات ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اب یہ علماء کرام کی بے عزتی نہیں ہے کہ ہم نے علماء کرام کو بلایا ہے، خیر چھوڑ کر آئے ہیں، ہم خود بھی، چلو ہمارا تو کوئی مسئلہ نہیں، لیکن علماء کرام تشریف لائے ہیں اور ہم کہیں کہ ہم بیمار ہو چکے ہیں، حالانکہ رات ہم نے طے کیا ہے کہ صبح فجر کے بعد مناظرہ ہوگا۔ علماء کرام کی بے عزتی ہے۔ عزت کا سوال ہے۔ اس لئے اب آپ بتائیں، جہاں درد ہے وہاں ایک آدمی دہاتا رہے گا، بولیں بس۔

قاری عبدالرشید صاحب ☆ وہ سامنے حکیم صاحب بھی بیٹھے ہیں، انہیں بتائیں اور گولی کھالیں۔

ڈاکٹر پروفسر سید طالب الرحمن ☆ جو گولی کہیں، ڈسپرین بھی ہے، اسپرین بھی ہے، کوئی نہ کوئی گولی مولد لگے گا جا کر۔ چھوٹی گولی سے آرام نہیں آتا تو بڑی گولی دے دیتے ہیں، قاری صاحب ہومیو پیتھک کے ڈاکٹر ہیں، چاہیں تو ہومیو کی دوائی دے دیتے ہیں، آپ خود حکیم ہیں، حکمت کی دوائی لے لیں، ایلو پیتھک کا ڈاکٹر بلا لیتے ہیں، اس سے انجکشن لگوا دیتے ہیں، جو آپ کہیں گے اس طرح آپ کا علاج کریں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب کیلئے درد کی گولی نکالی گئی تو پروفسر طالب الرحمن شاہ صاحب نے کہا ربانی لائیں، شاہ محمد ربانی صاحب کو گولی کھلائی جائے۔ تو شاہ محمد ربانی صاحب کہنے لگے کہ میں نہارتا ہوں، تو ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے کہا کہ ناشہ کر اوتے ہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد للہ۔ پیارے بھائی! میرے عزیز! اس میں کیا قہاحت ہے؟



مجھے ذرا بتائیں تو کسی؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اس میں علماء کرام کی بے عزتی ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اس میں کوئی بے عزتی نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ آپ نہیں سمجھتے، انہوں نے نماز کے بعد آرام کرنا تھا،

ہمارے کہنے پر تشریف لائے ہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ خیر آپ سب مجھے مجبور کرتے ہیں تو میں جیسا مریض ہوں، میں

حاضر ہوں۔

ڈاکٹر۔ بد طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ پھر تو بڑی اچھی بات ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ لیکن یہ ہے کہ یہ میرا عذر ہے، اسے قبول فرمائیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہ عذر قبول نہیں ہو سکتا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ قبول کر لیں تو بہتر ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اچھا، اگر سارے لوگ قبول کر لیں تو میں بھی قبول کر لوں

گا، لیکن اس میں علماء کرام کی بے عزتی ہوگی، کہ ہم ان کو بلا کر کہیں کہ ہم مناظرہ نہیں کرتے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اس میں کسی کی بے عزتی نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کیوں بے عزتی نہیں ہے؟ انہوں نے ہماری وجہ سے اپنا

آرام چھوڑا ہے، آپ پہلے ہی ٹیلی فون پر بتا دیتے کہ میں بیمار ہوں، ہم سب کو منع کر دیتے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ رات تو میں ٹھیک تھا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ ابھی ہمارے آتے ہی آپ بیمار ہو گئے؟

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ علی الصبح۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ تو صبح ہی بتا دیتے ہمیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں نے پوچھا تھا، کہ ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ٹھیک

آئے؟ کہنے لگے نہیں آئے۔ تو میں نے کہا کہ وہ آئیں گے تو میں بتاؤں گا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کمال ہے، آپ مجھے اسی وقت ٹیلی فون کر سکتے تھے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اگر آپ کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے تو یقیناً آپ کو ثواب

ملے گا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ ہم ثواب کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت کچھ چاہتے ہیں۔ یہ

علماء کرام ہیں، ہم ان کی بے عزتی سمجھتے ہیں کہ مناظرہ نہ ہو۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اس میں بے عزتی کیا ہے؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کمال ہے۔ یہ نیند چھوڑ کر آئے ہیں، آپ اس کو کچھ نہیں

سمجھتے اور یہ باقی ساتھی ساری رات یہاں بے چینی کی نیند سوتے رہے ہیں، اور ان کی کچلی در یوں

میں ساری رات پڑے رہے ہیں، کہ صبح قاری صاحب مناظرہ ابرشا فرمائیں گے اور آپ مناظرہ

سے جان بچانے کے لئے کہہ رہے ہیں، کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، ان شاء الرحمن وہ پانے والے

موجود ہیں، آپ کو دبا دیتے ہیں اور قاری آفتاب صاحب کو دعوت دی تھی، انہوں نے بچوں کو

پڑھانا بھی تھا، مگر ہمارے لئے وہ آگئے۔ چلیں زیادہ لمبا چڑا مناظرہ نہیں کرتے۔

”قرآن مجید کی ایک آیت اور ایک حدیث پیش کر دیں، جس میں آپ کا یہ دعویٰ ثابت ہو کر قرآنی

تعوذ کو نامشروع ہے؟ ہم اٹھ کر چلے جائیں گے ہم مناظرہ نہیں کریں گے۔“

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اللہ کے بندو! میں بار بار یہی کہہ رہا ہوں، اللہ کے بندو! اللہ آپ کو

خوش رکھے، کسی کا عذر قبول کر لینا یہ اچھی بات ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ ہم قبول نہیں کرتے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ ضد نہیں کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ ہم قبول نہیں کرتے، پس، ہم نے تو آج آپ سے قرآن

کی وہ آیت سنی ہے، جس میں قرآنی تعوذ کو مشرک کہا گیا ہے؟

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اس طرح تو مناظرہ شروع ہو جائے گا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ نہیں ہم نے آپ سے مناظرہ نہیں کرنا، واللہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر آپ کوئی ایسی آیت پڑھ دیں، کہ جس میں قرآنی تعویذ کو شرک کہا گیا ہو، نئی میٹھی حدیث ایسی پڑھ دیں، جس میں قرآنی تعویذ کرنے کو شرک کہا گیا ہو۔ ہم کوئی مناظرہ نہیں کریں گے، اٹھ کر چلے جائیں گے، اور اس سلسلہ میں تین گواہ موجود ہیں، چھ ثالث ہیں، علماء ہیں ان کے سامنے میں بات کر رہا ہوں، حالانکہ قرآن مجید کی ایک آیت پڑھنے میں ایک منٹ بھی نہیں لگتا، اور حدیث جو آپ پڑھ دیں گے تو آدھا منٹ بھی نہیں لگے گا۔ کیونکہ آپ ماشاء اللہ بہت بڑے عالم ہیں، کے میں مدرس بھی رہے ہیں، وہاں بہت بڑا کام کیا ہے، اس لئے ایک آیت اور ایک حدیث پڑھ کر سنا دیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ اسے بھند کیوں ہیں؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اس لئے بھند ہیں، کہ تمام لوگ اپنا قیمتی وقت نکال کر آئے ہیں، اور بہت سے ساری رات یہیں سوئے ہیں مسجد میں، کہ صبح اٹھ کر قاری شاہ محمد ربانی صاحب کے ارشادات سنیں گے، اور آپ ہیں کہ اپنے ارشادات سے ہمیں نوازتے نہیں۔

قاری عبدالرشید صاحب ☆ ایک اور بات یہ بھی ہے کہ صبح قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے نماز فجر پڑھائی ہے اور درس بھی دیا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ جب درس دے سکتے ہیں تو گفتگو کیوں نہیں کر سکتے؟ کمال ہے یہ بات۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں نے درس نہیں دیا تھا، قاری صاحب نے کہا تو میں نے درس دیا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ توجہ کریں، قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے دس منٹ میں نماز پڑھائی ہوگی اور دس پندرہ منٹ درس دیا ہوگا، کچھ کس منٹ ہو گئے۔

قاری عبدالرشید صاحب ☆ تیس منٹ درس دیا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ آدھا گھنٹہ وہاں بولے، اور یہاں دو منٹ بھی بولنے کے لئے تیار نہیں، بولیں تو سہی، کچھ تو بولیں؟

محمد احسن قاروقی ☆ تیاری کی ضرورت ہوگی۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ انہیں تو یہ مسائل اذیر ہیں کتاب کھولنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو ان کی فیلڈ ہے۔ پینلٹ ہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ کسی اور موقع پر ٹائم رکھ لیں۔ آپ میرے پاس وادی سون میں نہیں آتے تو میں یہاں آ جاؤں گا۔ ان شاء الرحمن۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ دیکھیں جی، انہوں نے اتنی ساری باتیں کی ہیں۔ اتنی باتوں میں ان کی طاقت صرف نہیں ہوئی۔ کوئی تکلیف نہیں ہوئی تو کیا قرآن کی آیت پڑھتے ہوئے تکلیف ہو سکتی ہے قرآن تو شفا ہے آپ کو شفا مل جائیگی دوسری صورت یہ ہے کہ میں قرآنی تعویذ لکھ کر آپ کے گلے میں ڈال دیتا ہوں اتنی باتیں کر رہے ہیں کوئی تکلیف نہیں ہنس کر باتیں کر رہے ہیں اور جب ہم قرآن پڑھنے کا کہتے ہیں یا حدیث پڑھنے کا کہتے ہیں تو قاری شاہ محمد ربانی کہتے ہیں کہ میری طبیعت خراب ہے۔

محمد احسن قاروقی ☆ اس میں ایک وجہ بھی ہے شاہ جی یہ شاہ محمد ربانی صاحب جہاں بھی جاتے ہیں اپنے نظریات کا بڑی شدت اور سختی کے ساتھ اظہار کرتے ہیں تو ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی عدم موجودگی میں جو اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں تو ان پر آپ کے سامنے بات ہونی چاہیے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ بالکل بات ہونی چاہیے۔

محمد احسن قاروقی صاحب ☆ کیونکہ بیچ بھاڑ میں بھی شاہ محمد ربانی صاحب نے کافی سختی کے ساتھ اپنے نظریات پیش کئے اور وہاں بھی ایسا بات طے ہوئی تھی کہ آپ پروفیسر سید



طالب الرحمان شاہ صاحب سے بیڑہ کر بات کریں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ دیکھیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ شاہ محمد ربانی صاحب اسی طرح گفتگو کرتے رہیں گے اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی ان شاء الرحمن اور جس وقت مناظرہ شروع کریں گے تو اسی وقت فوراً کہیں گے ہائے مجھے تکلیف ہوگئی ہے اب اس لئے ربانی صاحب کو آپ سب لوگ مجبور کریں ناشتہ کرنا چاہتے ہیں تو ناشتہ کراؤ سیتے ہیں پھر کوئی دے دیتے ہیں۔ شکہ لگا دیتے ہیں۔ ہو یہو پیٹھک دے دیتے ہیں ایلو پیٹھک کی حکمت کی ساری دوائیاں آج جمع کر دیتے ہیں اور تعویذ بھی دے دیں گے مگر بعد میں جب توبہ کر لیں گے کیونکہ یہ اپنا موقف ثابت نہیں کر سکیں گے پھر ان کے گلے میں تعویذ بھی لٹکا دیں گے مگر آج آپ کو مناظرہ کرنا ہی پڑے گا۔ یا یہ اپنے نظریے سے توبہ کر لیں کہ میں آج تک غلط کہتا رہا ہوں۔ اور اگر غلط نہیں کہتے رہے تو پھر کچھ اور شاہ فرمائیں ہم تو ضرور سیں گے آپ سے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمہ اللہ شاہ صاحب بات کہہ رہے ہیں تو میں شاہ صاحب سے گزارش کروں گا آپ چونکہ مدی ہیں دلیل آپ نے دینی ہے کہ تعویذ جائز ہے لہذا میں تو ہوں بیمار آپ تمہارا ایمان فرمادیں کہ تعویذ کیسے جائز ہو گئے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب: یہ تو بڑی عجیب بات ہوگئی رات گزر گئی ہے۔ رات گزرتے گزرتے (دعویٰ دیں جو تحریر ہوا ہے) پتہ نہیں کیا کیا چیزیں بدل گئی ہیں۔ رات شاہ محمد ربانی نے لکھ کر دیا کہ قرآنی تعویذ شرک و بدعت ہے۔ مدی خود بن گئے اور اب مجھے مدی بتا رہے ہیں کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے جناب مدی آپ بے ہوش ہوئے ہیں۔ کتا بنیں ہمارے پاس موجود ہیں کہ جن میں آپ نے لکھا ہے کہ قرآنی تعویذ شرک ہے یا تو رات دھکمانہ کرتے اور یہ نہ کہتے کہ قرآنی تعویذ شرک ہے، بدعت ہے، آپ مدی ہیں آپ نے دلیل پیش کرنی ہے۔ ہمارا تو جواب دعویٰ ہے کہ آپ نے کو پہلے دلیل

نہیں دینی پڑتی پہلے دعویٰ والے کو اپنا دعویٰ ثابت کرنا پڑتا ہے۔ اب دلیل آپ کے ذمہ فرض ہے اس لئے پہلے آپ دلیل دے دیں پھر ہم سے جواب دعویٰ سیں کہ ہم اس کو جائز سمجھتے ہیں کہ کیا سمجھتے ہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمہ اللہ بات یہ نہیں آپ خواہ خواہ مجھے مجبور کرتے ہیں تو پھر میں بولتا ہوں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ بولیں بولیں گے تو کام بنے گا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمہ اللہ مطلب یہ ہے کہ میں ان شاء الرحمن بیان کروں گا کہ قرآنی تعویذ شرک کیسے ہے۔ اور بدعت کیسے ہے مگر اسی کیسے ہے یہ تعویذ فرشتی کے اڈے نہ کہ کیسے ہیں مگر ایہوں کے اڈے کیسے ہیں بیان کروں گا ان شاء الرحمن۔ اب اللہ واسطے مجھے معاف فرمادیں مجھے چھٹی دے دیں میں بیمار ہوں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ کیسے آپ کو چھٹی دے دیں۔

چوہدری محمد اسلم صاحب رحمہ اللہ کے واسطے آگیا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ واسطہ تو آگیا ہے یا تو توبہ کر لیں اپنے عقیدے سے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمہ اللہ توبہ میں ہرگز نہیں کرتا ہرگز نہیں کرتا مبادا انہیں کرتا، میں دلائل پیش کروں گا اب میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے چھٹی دے دیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ گفتگو اتنی لمبی کر رہے ہیں، اور یہ نہیں کر سکتے کہ

قرآن کی ایک آیت یا ایک حدیث پڑھ دیں، ان سے صرف ایک مطالبہ ہے، قرآن کی

ایک آیت پڑھ کر سنادیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھ کر سنادیں، بس ہم اٹھ کر چلے

جائیں گے، مناظرہ نہیں کریں گے۔ گفتگو نہیں کریں گے۔ صرف دو چیزیں پیش کر دیں،

قاری شاہ محمد ربانی صاحب بات سمجھ ہے یا غلط ہے؟ بولیں جی

قاری عبدالرشید صاحب رحمہ اللہ جی ہاں! ہو سکتا ہے آئندہ آپ رات کو آئیں اور صبح کو پھر آپ کی

طبیعت خراب ہو جائے۔

تمام شرکاء نے قاری عبدالرشید صاحب کی بات پر قہقہہ لگایا، دراصل ایک گھنڈہ ہو گیا تھا، قاری شاہ محمد ربانی صاحب گفتگو کر رہے تھے، اور کوئی تکلیف نہیں ہو رہی تھی، لیکن جوں ہی مناظرہ شروع کرنے کی بات ہوئی تو ان کو تکلیف شروع ہو جاتی۔ سامعین حیران تھے اور حجب بھی کہ قاری شاہ محمد ربانی صاحب کس قسم کے عالم ہیں، درس قرآن دیتے لوگ مسئلہ پوچھتے تو قرآنی تعویذ کو شرک ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب کے بارے میں بڑی عجیب زبان استعمال کرتے اور آج ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب سے گفتگو کا موقع آیا تو مسلسل ایک گھنٹے سے نال مثل، واسطے دے کر اپنی جان بچانے کی سعی کر رہے تھے۔ وہاں موجود ہر شخص قاری شاہ محمد ربانی صاحب سے تھن نظر آ رہا تھا اور اسی لئے ان کے قریبی دوست بھی کھڑے تھے۔

قاری عبدالرشید صاحب ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب آپ میرے بڑے صاحب دوست ہیں، لیکن آج آپ کا رویہ کچھ اور کھرا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب آج آپ کی مارکیٹ بہت خراب ہو رہی ہے، اس لئے اب دوبارہ پنڈی میں آئیں گے تو آپ کی مارکیٹ خراب ہو جائے گی، یہ لوگ کہیں بھڑکے ہیں، ہر طرف پھیلا دیں گے کہ

قاری شاہ محمد ربانی صاحب دات بالکل ٹھیک تھے، مناظرہ کے لئے اپنے دعویٰ پر دستخط کئے۔ صبح نماز بھی پڑھائی درس بھی دیا اور پھر جب مناظرہ کی مجلس میں بیٹھے تو کہنے لگے کہ میری طبیعت خراب ہو گئی ہے، اور ہم نے اتنی چھوٹ دی ہے، کہ ہم آپ سے مناظرہ نہیں کرتے، ہم تو قرآن پاک کی ایک آیت سننا چاہتے ہیں یا ایک حدیث سننا چاہتے ہیں اگر اس میں وہ بات موجود ہو تو ہم کچھ نہیں کہیں گے، یہ تین علماء کرام تشریف فرما ہیں اگر یہاں بات کی تائید کر دیں قرآن کی آیت اور نبی کی حدیث میں

جو آپ کا دعویٰ ”کہ قرآنی تعویذ کرنا شرک ہے“، اس میں وہ بات موجود ہو تو اللہ کی قسم ہم اٹھ کر چلے جائیں گے، لیکن میں کہتا ہوں کہ آپ یہ پیش کر نہیں سکتے کیونکہ آپ کے پاس قرآن پاک کی کوئی آیت ہے اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث ہے۔ بس آپ کے ڈھکوسلے ہیں جو آپ چلاتے رہتے ہیں، ہمیں یہ یقین ہے کہ آپ نے کبھی بھی نہیں آتا۔ آج کیا اگر میں آپ کو دو سال کی بھی مہلت دے دوں تو آپ نے پھر بھی نہیں آتا۔ سونی یکسر کیا، آپ نے کسے میں حرم میں بیٹھ کر وعدہ کیا کہ میں مغرب کے بعد آؤں گا اور اقبال بھارے نے تین چار سو ریاں خرچ کئے لوگوں کی دعوت کی سب کو اکٹھا کیا اور ہم وہاں اکیلے بیٹھے انتظار کرتے رہے، اور قاری شاہ محمد ربانی صاحب پتہ نہیں کے سے مدینہ پہنچ گئے، کہ کسے سے طائف پہنچ گئے اور میزبان کہتے رہے کہ قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے آتا ہے روزہ ہمیں کھولنا ہے تو یہ کوئی طریقہ نہیں ہے، آپ جہاں جاتے ہیں بھاگتے ہیں اور پھر اشتہار چھاپ دیتے ہیں کہ مناظرہ میں شکست قاش، رعبہ بازار میں شکست قاش، ٹیکسلا میں شکست قاش اور یہاں جب مناظرہ کے لئے بیٹھے ہیں تو کوئی بھی قاش نہیں ہوتی، اس لئے آپ بولیں قرآن کی ایک آیت پڑھ دیں یا حدیث پڑھ دیں ویسے ہم آپ کی جان نہیں چھوڑیں گے، اللہ کی قسم! ہم آپ کو ناشتہ بھی کرائیں گے، گولی بھی دیں گے، ٹیک بھی لگوائیں گے تعویذ بھی پہنائیں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد للہ! بات یہ ہے بھائیو! آپ بار بار مجھے مجبور کرتے ہیں، میں نے آپ کو اللہ کا واسطہ دیا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ ہم آپ کے واسطے کو نہیں مانتے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ سنو، قاری محمد طیب صاحب نے بھی اللہ کا واسطہ دیا ہے کہ ان کا



نذر قبول کرو۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ ہم قول نہیں کرتے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اب بات یہ ہے کہ ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب مجھے بار بار مجبور کرتے ہیں تو میری ایک گزارش سن لو۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ سناویں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب بار بار مجبور کرتے ہیں کہ کچھ تھوڑا سہیلان کر دیں، اب یہ ہے کہ لکھ لو۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ بیان کر دیں آپ۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آدھا گھنٹہ سے زیادہ گفتگو نہیں ہوگی۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اس کے لئے شرط یہ ہے، ہم آدھا گھنٹہ سے بھی کم کر دیتے ہیں، آپ ٹائٹل کے سامنے ایک آیت یا ایک حدیث ایسی پیش کر دیں جس میں ہو کہ قرآنی تعویذ شرک ہے۔ آدھا گھنٹہ تو بہت ہے، ہم پانچ منٹ بھی نہیں گئے، فیصلہ یہ علماء کرام کریں گے، میں بولوں گا ہی نہیں۔ پولیس شاہ محمد ربانی صاحب آپ کو یہ بات منظور ہے کہ ایک آیت یا ایک حدیث پیش کر دیں، کہ جس میں قرآنی تعویذ کے شرک ہونے کی دلیل موجود ہو، تو یہ تین علماء کرام بیٹھے ہیں یہ فیصلہ کر دیں گے، میں اٹھ کر چلا جاؤں گا، میں بحث نہیں کروں گا، آدھا گھنٹہ کیا ہم پندرہ منٹ کر دیتے ہیں، پانچ منٹ کر دیتے ہیں، آپ پولیس تو سہی، ٹھیک ہے۔

سارے سامعین بولے..... ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ تینوں علماء کرام کی موجودگی میں میں کہہ رہا ہوں کہ قرآن کی وہ آیت پڑھیں جو نص ہو اس بارے میں کہ قرآنی تعویذ شرک ہے۔ بس قرآنی تعویذ شرک کا لفظ موجود ہو، آپ فیصلہ دے دیں کہ واقعی قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے دلیل پیش کر دی میں اٹھ کر چلا جاؤں گا، میں بحث نہیں کروں گا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ ہم کتنا ہے؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ نازل آدھا گھنٹہ۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد لله رب العالمین۔ اشہد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له، واشہد ان محمد عبده ورسوله۔ اما بعد۔ فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم من حمزه ونفثه ونفسه بسم الله الرحمن الرحیم،

یا ایہ الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم۔ اللہ کے فضل و کرم سے اس مختصر سے وقت میں آپ سن لیں اور اللہ سے دعا کریں کہ قرآن و سنت کے مطابق پوری زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ ہمیں شرک سے بچائے، بدعات سے بچائے اور جو چیزیں شرک بدعات کی طرف لے جاتی ہیں، اللہ ہمیں ان سے محفوظ فرمائے۔ بات یہ ہے میرے بھائیو! رات کو لکھا تھا، وہ کاغذ کہاں ہے، کہ

محمد احسن قاروقی صاحب ☆ کاغذ میرے پاس ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ سنو، سنو، میرے ذمہ یہ تھا کہ قرآنی تعویذ لکھا

شرک ہے بدعت ہے، شاہ صاحب کا یہ دعویٰ تھا کہ قرآنی تعویذ لکھا ناجائز ہے۔ سب

سے پہلے میں قرآنی تعویذ کو بدعت ثابت کروں گا

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ پہلے شرک ثابت کریں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ یہی تو بات ہے، جب آپ کی باری آئے گی تو آپ کل کر پولیس،

جو آپ نے بولنا ہے، بے شک پولیس تو سب سے پہلے میں گزارش یہ کروں گا سنت اللہ کی یہی ہے کہ

پہلے جو چھوٹا گناہ ہے وہ پیش کرو، بعد میں پھر دوسرا گناہ، مطلب یہ ہے کہ بدعت جو ہے وہ گمراہی ہے،

مضالبت ہے اور قرآنی تعویذ لے کر گلے میں لکھا تا یہ بدعت ہے، گمراہی ہے خلافت ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ سارے حضرات اس بات پر پولیس

(پروفیسر طالب الرحمن شاہ صاحب نے سامعین کو مخاطب کر کے کہا) کہ جو دعویٰ لے

ہوا تھا، اس پر بات کی جائے، آپ سب ان کو پابند کریں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ یہی تو بات ہے، آپ بولتے کیوں ہیں؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ میں آپ سے نہیں سامعین سے کہہ رہا ہوں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ بولتے کیوں ہیں؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ میں ان سے کہہ رہا ہوں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ بولتے کیوں ہیں۔

سامعین ☆ بات تو صحیح ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں کہہ رہا ہوں، آپ بولتے کیوں ہیں؟ جب آپ کی باری آئے گی تو آپ جتنا مرضی بولیں، اس طرح پڑھیں چلا کہ وقت کتنا ہوا ہے، دیکھیں نا، اب وہ بول رہے ہیں، پھر کوئی اور بولے گا۔

محمد احسن فاروقی صاحب ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب جب آپ اپنی لکھی

ہوئی تحریر سے ہٹ رہے ہیں تو ہر کوئی بولے گا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں نے شرک بھی کہا ہے، بدعت بھی کہا ہے۔

محمد احسن فاروقی صاحب ☆ آپ غلط کہہ رہے ہیں، آپ نے پہلے شرک اور پھر بدعت کے الفاظ

لکھ کر دیئے ہیں، اس لئے آپ پہلے شرک پر بات کریں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ شرک پر بات کریں۔

محمد احسن فاروقی ☆ پہلے شرک لکھا ہوا ہے، انہی علماء نے عوام الناس کا بیڑا غرق کر رکھا ہے، کہ وہ

اپنی تحریر سے اپنی بات سے کمر جاتے ہیں، اور پھر کہتے ہیں کہ ہم سے زیادہ اچھے عقیدے اور نظریے

والا کوئی نہیں ہے، تحریر موجود ہے کہ قاری صاحب آپ نے شرک اور بدعت کے الفاظ کھسوائے ہیں اور

میں نے خود تحریر کئے ہیں اور آپ نے دستخط کئے ہیں، اور پھر بھی بدعت بدعت کر رہے ہیں، پہلے قرآنی

تعوذ کو شرک ثابت کریں، پھر بدعت؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ آدھے گھنٹے میں تو شرک ثابت کریں، بدعت بعد میں

دیکھی جائے گی، ہون سیکس چار ان کی بدعت بھی دیکھ لیں گے۔

محمد احسن فاروقی صاحب ☆ انسان کو اپنی تحریر سے ہٹنا نہیں چاہئے، اور نام مختصر رکھیں۔ بس۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ حالت حضرات انہیں پابند کریں، کہ قرآنی تعویذ شرک

ہے اس پر بات کریں، بعد میں بدعت والی بات کریں، یا یہ کہیں کہ میں شرک ثابت نہیں کر سکتا اور قرآنی

تعوذ کے شرک ہونے سے تو بہ کر لیں، پھر بدعت پر بحث چلے گی۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ مجھے تو بات ہی نہیں کرنے دے رہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ آپ موضوع سے ہٹ گئے ہیں، موضوع سے نہ ہٹیں،

موضوع ہے شرک پہلے، بدعت موضوع نہیں ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ پہلے میری بات تو سن لیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کیوں قاری عبدالرشید صاحب پہلے شرک ہے یا پہلے

بدعت ہے؟ جو تحریر لکھی گئی ہے اس میں پہلے کیا ہے؟

قاری عبدالرشید صاحب ☆ پہلے شرک ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ تو انہیں پابند کریں کہ پہلے شرک پر بات کریں، تحریر موجود

ہے، حالت حضرات انہیں پابند کریں کہ پہلے شرک پر بات کریں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ بات یہ ہے پیارے بھائی! میں پھر یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ نہ

بولیں، شاہ صاحب بولیں گے میں بولوں گا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ حالت حضرات بولنے کا حق رکھتے ہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ بغور سنیں اللہ نے آپ کو دماغ دیا ہے، کسی کے مقلد نہیں لگے

کے فقیر نہیں مسئلہ سمجھنا چاہتے ہیں سمجھیں، بات یہ ہے کہ شاہ صاحب کہتے ہیں شرک کے متعلق

پھر قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے محمد احسن فاروقی کو مخاطب کر کے پوچھا، آپ کا نام کیا ہے؟



قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ یہ جو محمد احسن فاروقی صاحب ہیں، انہوں نے تحریر کی ہے، میں نے شرک مٹا کر پہلے بدعت لکھا، انہوں نے کہا نہیں شرک بھی ہو بدعت بھی ہو، میں خود کہہ رہا ہوں کہ ان شاء الرحمن میں ثابت کروں گا کہ قرآنی تعویذ گلے میں لٹکانا بدعت بھی ہے اور شرک بھی ہے۔ ضلالت بھی ہے لیکن مجھے بیان تو کرنے دو، اب شاہ صاحب کہتے ہیں کہ پہلے شرک بیان کرو، تو چلو میں پہلے شرک بیان کرتا ہوں، میری بات تو سن لو، لیکن مجھے شاہ صاحب پہلے لکھ کر دے دیں، کہ یہ بدعت مانتے ہیں، میری بات سنو، شاہ صاحب مجھے لکھ کر دے دیں، قرآنی تعویذ لے کر گلے میں لٹکانا شرک نہیں بدعت ہے تو اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں بدعت کے متعلق کچھ نہیں کہوں گا، کوئی بات تو مانو، آپ کہتے ہیں کہ یہ بھی گند ہے، یہ بھی گند ہے، یہ بھی گند ہے، پہلے اس کو دور کرو، جب آپ یہ مانتے ہیں کہ قرآنی تعویذ لٹکانا بدعت ہے اور یہ گمراہی ہے یہ ضلالت ہے، اس ضلالت کو پہلے دور کر لیں، بڑا جو گناہ ہے وہ شرک ہے۔ اس کے متعلق بیان ہو گا ان شاء الرحمن اگر آپ اس کو بدعت نہیں مانتے تو پہلے گفتگو بدعت پر ہوگی۔

فیہم اکبر صاحب ☆ میں کچھ کہنا چاہتا ہوں؟

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ ہاں، جی بولیں۔

فیہم اکبر صاحب ☆ مسئلہ تو یہ ہے کہ شرک اور بدعت، گندگی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو شرک زیادہ پلید اور گندہ ہے، میرے خیال میں تو پہلے یہی بہتر ہے کہ شرک کو نبھالیا جائے، بدعات میں تو ہمارے مسلمان اکثر مصروف عمل رہتے ہیں، ان سے قطع نظر اگر کوئی ڈرتا ہے اور پریشان ہوتا ہے تو وہ شرک سے ڈرتا اور پریشان ہوتا ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کیوں شاہ محمد ربانی صاحب کیا خیال ہے پہلے شرک ہو؟ قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ بدعت کے بارے میں لکھ دیں تو شرک پر بات ہو جائے گی۔ ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ قاری شاہ محمد ربانی صاحب جواب شرطیں لگا رہے ہیں،

کہ شاہ صاحب یہ لکھ کر دیں تو پھر میں یہ کروں گا، یہ لکھ کر دیں تو یہ کہوں گا، رات انہوں نے کوئی شرط نہیں لگائی تھی، ایک شرط لگائی تھی، کہنے لگے اگر یہ اصحاب کف کے تعویذ کو لکھ کر دے دیں کہ یہ شرک ہے یا نہیں ہے تو میں قرآنی تعویذ پر مناظرہ کروں گا۔ میں نے وہ لکھ کر دیا کہ میرے نزدیک صحیح تعویذ نہیں ہے، غلط ہے لیکن شرک بھی نہیں ہے۔ ہر غلط چیز شرک نہیں بن جاتی، تو اس وقت انہوں نے لکھا کہ "میں قرآنی تعویذ کے شرک ہونے پر مناظرہ کروں گا"، چونکہ وہ تحریر بھی موجود ہے اس لئے اب یہ نئی شرط لگا رہے ہیں، کہ لکھ کر دیں کہ بدعت ہے۔ میں اس کو بدعت بھی نہیں سمجھتا، میں تعویذ کو صحیح نہیں سمجھتا لیکن میں اس کو بدعت بھی نہیں کہتا یہ جائز ہے۔ افضل نہیں مفصول ہے۔ جو کرنا چاہے کر سکتا ہے اس کیلئے اجازت ہے۔ اس لئے قاری شاہ محمد ربانی صاحب کی اپنی کتاب "حقیقت تعویذ ص ۱۰۱" پر لکھا ہوا ہے کہ

"اگر قرآنی تعویذ لکھنا، باندھنا، بچنا حرام اور شرک و بدعت ہے تو جید علماء و

مفسرین جو لکھتے تھے اور لکھتے ہیں ان کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟"

پہلے انہوں نے لکھا کہ قرآنی تعویذ حرام ہے، شرک ہے پھر تیسرے نمبر پر لکھا کہ بدعت ہے اور اب ہمارا موقف یہ ہے کہ جب قرآنی تعویذ شرک ثابت ہو جائے گا تو پھر اسے بدعت ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ جب شرک ہو گیا تو شرک تو جہنمی ہے اور شرک سے بچنا چاہئے، اور قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے اپنی کتاب حقیقت تعویذ کے صفحہ نمبر ۸۵ پر لکھا ہے:

"مروجہ تعویذ، تَبِیْئَةُ مِنَ الْفُرْآنِ ہے اور حرام ہے اور گلے میں لٹکانا شرک، حرام اور کفر ہے۔"

جب کفر اور شرک آگیا تو بدعت تو چھوٹی چیز ہے، جب اونچی چیز آ جاتی ہے تو چھوٹی چیز خود بخود اس میں داخل ہو جاتی ہے۔ اس لئے آپ ایسا کیجئے گا اور ہاں انہوں نے کئی جگہ تو لے لگائے ہیں، "تعویذ قرآنی ہو یا غیر قرآنی شرک فعل ہے، اس قسم کے شرک کو شرک کہنا بھی خودوری ہے (حقیقت تعویذ ص ۸۷) ایک اور جگہ حقیقت تعویذ ص ۳۲ پر لکھتے ہیں۔"

تعویذ لکھنا، تعویذ پہننا، اس کی کٹائی کھانا، چاہل لوگوں کو تعویذ لگانے کا وعظ کرنا بھی بدعت ہے مگر اسی ہے شریعت سازی ہے اور شریعت سازی کفر اور شرک ہے، اور شرک کرنے والے پر جنت حرام ہے۔

تو یہ سارے انہوں نے فتوے لگائے ہیں۔ پہلے کفر کے شرک کے حرام کے بعد میں بدعت ہے اس لئے بدعت اس میں داخل ہے، جب شرک ثابت کر دیں گے تو بدعت خود بخود داڑ جائے گی اور ہم بدعت ثابت کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کریں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ کوئی ساتھی ٹائم بھی دیکھ رہا ہے یا نہیں؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ دیکھ رہے ہیں، وہ گھڑی ان کے ہاتھ میں ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد للہ، آپ ساتھیوں نے مجبور کیا ہے تو میں آدھا گھنٹہ کے لئے ماشاء اللہ گفتگو کر رہا ہوں، آدھا گھنٹہ بڑا ہوتا ہے، ٹھیک ہے، اب میں کہتا ہوں، یہ کہتے ہیں کہ بدعت بھی نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا، بخاری شریف کی حدیث ہے، مَنْ عَجَلَ غَلَا لَيْسَ عَلَيْهِ أَهْرَاقًا فَهُوَ رَدٌّ۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ میں ٹائٹل کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ بدعت پر گفتگو نہیں ہوگی، شرک پر ہوگی، ان کو پابند کریں، پابند کر لیں مگر نہ ہم گفتگو نہیں کریں گے۔

محمد احسن قاروقی ☆ تحریر بھی لکھا ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ کے نبیؐ نے فرمایا، جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہماری ہر نبی وہ مردود ہے، میں کہتا ہوں قرآنی تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانا مردود فعل ہے۔ آپ ہر خطبے میں کہتے ہیں، كُلُّ بِذْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ۔ جب بار بار یہی کہتے ہیں تو بدعت کیوں نہیں مانتے۔ اس لئے آپ مجھے لکھ کر دے دیں کہ یہ بدعت ہے۔

اس دوران سامعین میں بے چینی اور اضطراب نمایاں ہو رہا تھا۔ پہلے سے تحریر شدہ طے شدہ بات تھی کہ قرآنی تعویذ شرک ہے اس پر بات ہوگی، لیکن شاہ محمد ربانی صاحب پیٹریے بدل بدل کر مچھلی کی

طرح ہاتھوں سے پھسل رہے تھے۔ پروفیسر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے ان کی کتاب کے کئی حوالے بھی دیئے۔ مگر وہ سنی ان سنی کر کے پھر بدعت بدعت کی رٹ لگائے ہوئے تھے۔ سامعین حیران تھے کہ وہ شخص جو خود کو خالص توحید و سنت کا علمبردار کہتا ہو اور حالت یہ تھی جہاں ذرا سی تعویذ کی بو آئی ایمان والوں پر شرک ہے ضلالت ہے مگر اسی ہے حرام ہے، بدعت ہے کے فتوؤں کی بو چھاڑ کر دی، اور صرف یہی نہیں پاکستان کے طول و عرض میں بلکہ کئی دینے میں بھی لوگوں میں اس گمراہی کا زہر پھیلا رہا تھا اور آج جب اس کے نظریے اور موقف کو دلائل کے شکنجے میں جکڑا جا رہا تھا تو خوفزدگی کا یہ عالم تھا کہ جو زبان شرک شرک شرک کرتے تھکتی نہیں تھی، اب اس زبان اور ذہن سے شرک کا لفظ ہی بخود عتاب ہو گیا تھا، اب فتوؤں کی اس مشین سے صرف بدعت بدعت بدعت کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ جب کہ سامعین کی یہ شدید خواہش تھی کہ شاہ محمد ربانی صاحب ”قرآنی تعویذ کرنا شرک ہے“ کے موضوع پر گفتگو کریں اور وہ تھے کہ اپنے اس سبق کو ہی بھول چکے تھے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کیون قاری خورشید صاحب یہ شرطیں صحیح ہیں، جو یہ لگا رہے ہیں رات انہوں نے کہا تھا کہ یہ لکھ کر دیں وہ لکھ کر دیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ وہ کاغذ لائیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ رات آپ نے کب کہا تھا کہ بدعت لکھ کر دیں گے تو بات ہوگی

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ کاغذ لے آؤ، اس میں شرک بھی ہے، بدعت بھی ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ شرک پہلے ہے بدعت بعد میں ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ پہلے میں نے کہا یہ بدعت ہے، پھر شرک ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہ ثالث بیٹھے ہیں۔ جب شرک ثابت ہو جائے گا تو

بدعت تو آپ کو ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی۔ یہ ثالث بیٹھے ہیں ان سے فیصلہ کروالیں۔

پہلے آپ شرک ثابت کریں گے یا بدعت۔ ثالثوں کے پابند ہیں آپ۔



قاری محمد طیب صاحب ☆ (حالت) قاری شاہ محمد ربانی صاحب اگر آپ پہلے بدعت ثابت کرتے ہیں تو بعد میں شرک بھی ثابت کرنا ہوگا، اس لئے شرک ثابت کریں تو بدعت کو ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

محمد احسن فاروقی ☆ شاہ صاحب انہوں نے آدھا گھنٹہ اسی طرح پورا کر دینا ہے اور ہمارا وقت بھی ضائع ہوا۔

اتنے بلند بانگ دعوے، میں تو حقیقتاً بڑا حیران ہوں ان علماء پر کہ یہ دین کا بیڑا فرق کر رہے ہیں۔ میں ایمان داری سے کہہ رہا ہوں۔ میری بات تلخ ضرور ہوگی مگر جہنم کی آگ سے زیادہ تلخ نہیں ہے۔ ان علماء کی وجہ سے ہماری جماعتوں میں تفرق پڑے ہوئے ہیں، بات کچھ کر رہے ہیں بات کچھ اور ہے رات میں نے خود تحریر کی ہے، پہلے شرک کی بات پھر بدعت کی بات، اور سب مان رہے ہیں کہ شرک کا فیصلہ کر لیں، تو بدعت اس میں خود بخود شامل ہو جائے گی، پھر بدعت بدعت کی بات کئے جا رہے ہیں، میں حیران ہوں آپ پر قاری شاہ محمد ربانی صاحب جب طالب الرحمن شاہ صاحب موجود نہیں ہوتے تو آپ طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ ہو گیا وہ ہو گیا اور بات کچھ بھی نہیں۔

قاری محمد طیب صاحب ☆ (حالت) بات یہ ہے کہ شاہ محمد ربانی صاحب نے کئی جگہوں پر کئی باتیں کی ہیں۔

محمد احسن فاروقی صاحب ☆ اور ہاں، فیصلہ ہم ثالثوں سے دھچکا کرائیں گے اور پھر اسے شائع کریں گے کہ قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے بات نہیں کی۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہ تو رات انہوں نے کہا تھا کہ تین علماء کرام بلا لیں، اور میں نے رات بھی انہیں کہا تھا کہ تین علماء کرام ہم بلا لیں گے۔ قاری طیب صاحب کا نام لیا۔ آپ کا نام انہوں نے خود لیا کہ قاری عبدالرشید صاحب موجود ہیں قاری آفتاب صاحب کو بھی بلا لیں گے۔ حافظ عبدالرشید صاحب کو میں صبح فون کر کے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میری صبح 7:30 بجے کلاس ہے، لیکن میں کوشش کرتا ہوں خود آنے کی۔ حافظ عبدالرشید صاحب کو ساتھ لانے کی۔ میں نے کہا کہ

آپ خود تشریف لے آئیں۔ ہم آپ کا انتظار کریں گے۔ چونکہ وہ اب تک نہیں پہنچے، اس لئے دو حالت موجود ہیں، تیسرے اٹھ کر چلے گئے ہیں، آپ کے گفتگو نہ کرنے کی وجہ سے، اگر آپ ان ثالثوں کے بھی پابند نہیں ہوتے تو ٹھیک ہے ہم کہہ دیں گے کہ قاری شاہ محمد ربانی صاحب مناظرہ نہیں کرتے۔ ہم لوگوں کو کیسیں سنا دیں گے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میں تو مناظرہ کر رہا ہوں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کرتے ہیں تو کریں، حالت جو آپ کو پابند کر رہے ہیں اور مجھے بھی پابند کر رہے ہیں۔ آپ کو بھی پابند کر رہے ہیں، اس پابندی میں رہیں۔ آپ کبھی ادھر نکل جاتے ہیں، آپ کبھی ادھر نکل جاتے ہیں۔ کبھی نکلے شمال کو بھاگ گئے، کبھی نکلے جنوب کو بھاگ گئے، کبھی مشرق کو کبھی مغرب کو، ایک پوائنٹ پر رہیں کہ قرآنی تعویذ شرک ہے۔ بدعت ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں، جب شرک ثابت ہو گیا تو بدعت کا کیا تک ہے کہ اسے ثابت کرتے پھریں۔

قاری محمد طیب صاحب ☆ (حالت) بدعت اتنی خطرناک نہیں ہے جتنا شرک خطرناک ہے، اور لوگ شرک کی وجہ سے زیادہ پریشان ہیں۔ کیونکہ اگر قرآنی تعویذ شرک ہے تو پھر علی الاطلاق اس کے بارے میں لکھنا چاہئے، باقاعدہ اس کے بارے میں (COMPLAIN) ہونی چاہئے۔

محمد احسن فاروقی صاحب ☆ ہم قاری شاہ محمد ربانی صاحب کا اس معاملے میں ساتھ دیں گے، ہم کسی کے پابند تو نہیں ہیں، مگر بات واضح ہونی چاہئے۔

قاری محمد طیب صاحب ☆ (حالت) بدعت کا جہاں تک معاملہ ہے، وہ ہر مسلک والا نہیں مانتا، کم از کم شرک والا جو معاملہ ہے، وہ ہر مسلک والا مان سکتا ہے اور اسے مانتا چاہئے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ کیونکہ بدعت، تاویل ہو سکتی ہے کہ نہیں جی یہ دینی کام نہیں ہے وہ دینی ہے، یہ دنیاوی ہے شرک کا تو واضح ہے بالکل۔

قاری محمد طیب صاحب ☆ (حالت) اس لئے اس موضوع کو واضح کیا جائے، کہ یہ شرک ہے اور اس بارے میں قرآنی آیت یا حدیث رسولؐ بیان کی جائے۔ عیش کی جائے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ سبحان وبحمدہ سبحان العظیم ..... الحمد لله اب میں شاہ صاحب سے گزارش کرتا ہوں۔ شاہ صاحب کا جو دعویٰ ہے کہ قرآنی تعویذ جائز ہے چلو وہ بیان کریں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ قاری محمد طیب صاحب انہوں نے جو سوال کیا ہے کیا صحیح ہے؟

قاری محمد طیب صاحب ☆ (ثالث) نہیں، نہیں، ابھی انہوں نے اپنا جواب دیا ہی نہیں ہے، پہلے جواب دے لیں۔

قاری عبدالرشید صاحب ☆ (ثالث) پہلے جواب دے لیں پھر۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ آپ ثالث ہیں، اور آپ نے اس کا فیصلہ کرنا ہے۔ محمد احسن قاروتی ☆ ہم نے اس کا پمفلٹ چھاپنا ہے۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں اور آپ کی اجازت اور آپ دونوں بزرگوں کے دستخط لیں گے، کیونکہ ہم روز روز کی اس مصیبت سے ٹھک آئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ کفر اور شرک کے یہ فتوے ہماری جماعت میں بھی چل رہے ہیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یہ جو سوال شاہ محمد ربانی صاحب نے کیا ہے، کیا یہ سوال ان کا صحیح ہے؟ میں جواب دعویٰ بیان کروں اور یہ دعویٰ بھی بیان نہ کریں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ آپ کا دعویٰ ہے قرآنی تعویذ لینے کا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اب مان گئے کہ میرا دعویٰ ہے اور اب میرا دعویٰ ہو گیا ہے قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے شاید کبھی متاخر نہیں کیا، اس کو جواب دعویٰ کہتے ہیں، ایک ہوتا ہے دعویٰ اور ایک ہوتا ہے جواب دعویٰ۔ ان کا یہ دعویٰ ہے کہ قرآنی تعویذ شرک ہے، کتابوں میں چھاپا ہوا ہے۔ حقیقت تعویذ نامی کتاب، ڈائریاں، اشتہار، پمفلٹ اور پتہ نہیں کہاں کہاں چھاپا ہے، "قرآنی تعویذ شرک ہے"۔ یہ ان کا دعویٰ ہے اور ہمارا جواب دعویٰ ہے کہ یہ شرک نہیں ہے جائز ہے۔ یہ جواب ہے اور جواب دعویٰ بعد میں ثابت ہوتا ہے۔ پہلے مدعی یہ کہہ دے میں دعویٰ ثابت نہیں کر سکتا۔ الحمد

اللہ لے شکست مان لے۔

ایک آواز آئی! دعویٰ نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ دعویٰ نہیں ہے۔ چھوڑ دے اس دعوے کو۔ پھر ہم سے پوچھئے کہ یہ جائز ہے کہ ناجائز ہے، ہم اس کو سمجھائیں گے۔

قاری محمد طیب صاحب ☆ (ثالث) یا پھر یہ کہ شاہ محمد ربانی صاحب بالکل غیور ہو جائیں، مجھے سمجھ نہیں ہے اس مسئلہ میں آپ بتائیں کہ کیا مسئلہ ہے؟

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ یا اس سے تو یہ کہ لیں کہ قرآنی تعویذ شرک ہے کہ نہیں ہے۔ یا کہہ دیں کہ شرک نہیں ہے تو یہ کرتا ہوں۔ پرانی تحریروں سے تو یہ کرتا ہوں۔ ٹھیک ہے ہم آگے چلتے ہیں۔

قاری محمد طیب صاحب ☆ (ثالث) یا یہ کہہ دیں کہ مجھے سمجھ نہیں ہے اس مسئلہ کی بات واضح کریں اور مسئلہ کامل نکالیں پھر تو اور بات ہے۔ یا تو تو یہ یا پھر اس میں غیور ہونے کی ضرورت ہے۔ جمعی اس مسئلہ کامل نکل سکتا ہے ورنہ دوسری صورت اور کوئی نہیں ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد لله۔ شاہ صاحب بتائیں یا پھر آپ بتائیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ میں تو بتاؤں گا۔ پہلے آپ تو یہ کہ لیں، یا کہہ دیں مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں، میں جاہل ہوں عالم بیٹھے ہیں، علماء فتویٰ دیں، ہمیں مسئلہ سمجھائیں قرآن و حدیث پیش کریں۔ پھر ہم آپ کو سمجھانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن ایک طرف آپ اس دعوے پر برقرار ہیں کہ قرآنی تعویذ شرک ہے و شرک ہے۔ بیچنا حرام ہے۔ کفر ہے شریعت سازی ہے۔ آج تمام دعووں سے تو یہ کہ لیں، کہہ دیں کہ میرا کوئی دعویٰ نہیں۔ اب تک میں لوگوں کو غلط کہتا رہا، پمفلٹ میں کتابوں میں غلط لکھتا رہا، تقریریں غلط کرتا رہا۔ اب میں یہ وعدہ کرتا ہوں، کہ آئندہ میں ایسا کوئی فتویٰ نہیں لگاؤں گا، آپ مجھے سجدہ دیں، کہ قرآنی تعویذ کیا ہے۔ شرک ہے کفر ہے بدعت ہے۔ ہے یا نہیں، جائز ہے ناجائز ہے۔ ہم آپ کو سمجھانے کے لئے تیار ہیں۔



اسنے میں فضیلہ الشیخ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اعظم حفظہ اللہ بھی تشریف لے آئے۔ ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے انہیں دیکھا اور مسکراتے ہوئے کہا،  
لیجئے! آپ کے مطلوبہ شخص بھی آگئے، جن کے بارے میں آپ خود کہتے تھے کہ وہ تشریف لائیں، وہ بھی تشریف لے آئے۔ مطلوبہ، کے لفظ پر حافظ عبدالرشید اعظم حفظہ اللہ بھی مسکرائے، اور کہنے لگے، یہ ہمارے قیمتی علماء میں سے ہیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ قیمتی علماء مجلس سے نکلنے ہی ان کی طرف سے اشتہار آچا کرتا ہے، پھر حافظ عبدالرشید اعظم حفظہ اللہ سے مخاطب ہوئے سید طالب الرحمن صاحب نے انہیں محضر کی تفصیل بتائی۔

حافظ صاحب گزشتہ رات، ایک عراقی کے ساتھ مناظرہ تھا، یہ بھی سننے کے لئے آگئے۔ دوران گفتگو عراقی نے اصول کافی اور دیگر کتابوں کا انکار کر دیا کہ میں ان کو نہیں مانتا۔ آدھا پوتا گھنڈا اس سے بات چیت ہوئی، اس کے بعد ہم نے سوچا کہ ماشاء اللہ قاری شاہ محمد ربانی صاحب کو تشریف لائے ہیں۔ آج ان سے بھی گفتگو کر لی جائے، دیگر تمام لوگوں نے بھی شاہ محمد ربانی صاحب کو کہا تو یہ صبح کو مناظرہ کرنے پر تیار ہو گئے کہ ابھی تو میں تھا کہ ہوا ہوں اور تحریر لکھ کر دی کہ قرآنی تعویذ شرک و بدعت ہے، یہ ان کا دعویٰ تھا۔ اس پر میں نے جواب دہوئی لکھا کہ قرآنی تعویذ چائنہ ہے۔ ناجائز نہیں۔ افضل نہیں مفضول ہے۔ یہ میں نے لکھ دیا۔ دونوں کے دھڑکا موجد ہیں، یہ تحریر ہو گئی، صبح کا نام مقرر ہوا نماز کے بعد، ہم آئے تو یہ سو رہے تھے۔ ہم نے اٹھایا، کافی دیر تک اٹھاتے رہے، پھر اٹھے تو بولے کہ میری طبیعت آسان ہے۔ بیمار ہوں اس لئے تم سون سکیس آؤ یا دوبارہ مناظرہ رکھ لو۔ مجھے قاری عبدالرشید صاحب اور دیگر ساتھیوں نے بتایا تھا کہ صبح فجر کی انہوں نے نماز پڑھائی ہے اور چندہ میں منٹ دس دیا ہے، اور جب مناظرہ کرنے کی باوی آئی تو یہ بیمار ہو گئے۔ سب نے انہیں مناظرہ کرنے پر مجبور کیا تو کہنے لگے کہ ٹھیک ہے اگر آپ سب مجبور کرتے ہیں تو آدھا گھنڈہ میں آپ کو دیتا ہوں، میں نے کہا کہ آدھا گھنڈہ نہیں ہم آپ کے پانچ منٹ لیتے ہیں۔ قرآن کی ایک آیت پیش کر دیں۔ جس میں قرآنی

تعویذ کو شرک کہا گیا ہو، یا حدیث پیش کر دیں کہ جس میں قرآنی تعویذ کو شرک کہا گیا ہو۔ ہم اٹھ کر چلے جائیں گے۔ اس وقت تین علماء کرام بیٹھے ہوئے تھے۔ قاری محمد طیب صاحب، قاری محمد آفتاب صاحب، اور قاری عبدالرشید صاحب اور ابھی حافظ عبدالرشید اعظم صاحب نہیں پہنچے ان کا انتظار ہے۔ اگر آپ یہ دلیل پیش کر دیں، اور یہ علماء کرام فیصلہ دے دیں کہ واقعی اس سے ثابت ہو گیا، کہ قرآنی تعویذ شرک ہے۔ تو ہم مناظرہ نہیں کریں گے، اٹھ کر چلے جائیں گے۔ اب بجائے اس کے یہ قرآن و حدیث سے دلیل پیش کرتے۔ یہ کہنے لگے کہ میں قرآنی تعویذ کو بدعت ثابت کروں گا۔ تب ان ٹالوں نے کہا کہ آپ قرآنی تعویذ کو شرک ثابت کر دیں تو بدعت خود بخود اس میں آجائے گی۔ بصورت دیگر بدعت ثابت کرنے کے بعد آپ کو پھر اسے شرک ثابت کرنا پڑے گا۔ شرک ثابت کر لیں گے تو ہم سب توہم کر لیں گے، بڑی بحث و تکرار کے بعد اب یہ اس پوائنٹ پر آئے ہیں۔ کہتے ہیں انہیں آپ جواب دہوئی کہ قرآنی تعویذ چائنہ ہے اس کو ثابت کریں۔ میں کہتا ہوں کہ صرف اس صورت میں جواب دہوئی ثابت کروں گا کہ،

جو کتابیں، حقیقت تعویذ، ڈائریاں، اشتہار سارے لکھے ہیں، ان کے صفحہ نمبر بھی ان کو نوٹ کروائے ہیں، جن میں انہوں نے لکھا ہے کہ تعویذ کفر ہے، شرک ہے، حرام ہے، ناجائز ہے، لکھنا لکھانا، شریعت سازی ہے۔ دائمی جہنم ہے، اس طرح کے فتوے لگائے ہیں،

یا تو توبہ کریں، اپنے دعوے سے کہ میرا دعویٰ غلط تھا، یا کہہ دیں کہ میں جاہل ہوں، عالم نہیں مجھے اس مسئلہ کا کچھ پتہ نہیں، مجھے سمجھا دیں، تب میں جواب دہوئی پیش کرنے کے لئے تیار ہوں، کہ قرآنی تعویذ جائز ہیں یا ناجائز ہیں، صحیح ہیں یا غیر صحیح ہیں، معاملہ یہاں تک پہنچا ہے کہ آپ تشریف لے آئے ہیں۔ اب آپ بتائیے کہ اسے کس طرح حل کیا جانا چاہئے؟ یا تو یہ اپنے پرانے دعوے سے توبہ کریں۔ تب ہم انہیں سمجھانے کے لئے تیار ہیں اور اگر ان کا واقعی دعویٰ ہے جو انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ قرآنی تعویذ بھی شرک ہے تو اس شرک کو ثابت کریں، بس ہم یہ سننے کے لئے تیار ہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب آپ کچھ بولیں تاکہ کچھ پڑے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد لله رب العالمین - بات یہ ہے پیارے بھائی! جب میں نے یہ کہا ہے کہ قرآنی تعویذ لکھنا بدعت ہے۔ مگر اسی ہے ضلالت ہے تو آپ اس بات پر گفتگو کیوں نہیں کرتے۔ ذرا ہوا الحمد للہ، شیخ الحدیث، ہوا استاذ العلماء، وہ تجا نہیں کرتا اس کی روٹی طوہ نہیں کھاتا، لیکن قرآنی تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکاتا ہے، بچتا ہے، عورتوں کے جھرمٹ میں بیٹھتا ہے، کیا یہ گمراہی نہیں ہے۔ آپ اس بات پر کیوں بات نہیں کرتے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ میں اس کا جواب دوں گا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ میری بات تو سنو! میں اتنی دیر آپ کی بات سنتا رہا۔ آپ میری دوست بھی بات نہیں سن سکتے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ میں مجبور ہوں۔ دس بیمار ہوں، مجھے تکلیف ہے۔ صبح بھی قاری صاحب نے کہا تو میں نماز کے لئے کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے کہا، تھوڑا سا درس دے دیں۔ میں نے درس بھی دے دیا۔ اب یہ مناظرہ ہے۔ اس لئے آپ نے بار بار کہا تو چلو آدھا گھنٹہ تھوڑی سی گفتگو کر لیتے ہیں۔ میں نے کہا، ایک مہینے کے بعد آ جاؤں گا، میرے پاس تشریف لے آئیں۔ تو وہاں وادی سون میں مناظرہ ہو جائے گا۔ اگر مجھے کہتے ہیں تو میں پھر دوبارہ آ جاؤں گا، ان شاء الرحمن۔ لیکن آج نہیں، آج میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ آپ سب نے کہا نہیں، کچھ بیان کریں تو اب میں کہتا ہوں، بحمدلہ برا الحمد للہ خطیب کہتا ہے۔ کل بدعة ضلالة کل ضلالة فسی النار۔ تو آپ بدعت پر بات کیوں نہیں کرتے۔ یہ تو کی بھی سنت ہے سنت ہے۔ شراب کو بھی پاک نے جب حرام کیا تو یکدم حرام نہیں کیا، آخر میں کہا خدا جنسوا من الشیطان۔ سمجھائی ہے، پہلے بدعت پر گفتگو کر لیں۔ یا لکھ کر مجھے دے دیں کہ یہ بدعت ہے ہم بدعت مانتے ہیں، لیکن شرک نہیں مانتے۔ جب فیصلہ ہو جائے گا اس بات کا کہ یہ بدعت ہے اور گمراہی ہے، یہ گمراہیوں کے اڈے ہیں۔ الحمد للہ ان کو چاہئے کہ انہیں چھوڑ دیں۔ جب یہ بات مجھے لکھ کر دے دیں گے تب آئے چلیں گے۔ ان شاء الرحمن، کہ یہ شرک کیسے ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ حافظ صاحب آپ کے آنے سے پہلے قاری طیب صاحب اور قاری عبدالرشید صاحب تھے، یہ دونوں ٹائٹل میں سے تھے، تیسرے قاری آفتاب صاحب اٹھ کر چلے گئے تھے۔ ان ٹائٹل نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ شرک ثابت کر دو بدعت ثابت کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی۔ بدعت ثابت کر دے تو پھر شرک ثابت کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ان کے دونوں دعوے ہیں، شرک و بدعت۔ تو انہوں (یعنی ٹائٹل) نے قاری شاہ محمد ربانی صاحب کو پابند کیا تھا کہ شرک ثابت کر دیں تو بدعت ثابت کرنے کی ضرورت ہی نہیں، بدعت ثابت کر دے تو دوبارہ شرک ثابت کرنا پڑے گا، ذیل بحث کرنا پڑے گی۔ کیا ان دونوں علماء کرام (ٹائٹل) کا یہ فیصلہ درست ہے۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں۔

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اعظم صاحب ☆ نعمہ ونصلی علی رسولہ الکریم ..... پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں یہ نہیں کہہ مں نے کرنا کیا ہے؟۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ آپ نے فیصلہ دیا ہے۔

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اعظم صاحب ☆ یہ فیصلہ کرنا ہے کہ دونوں میں کون سچ کہہ رہا ہے۔ کسی کی بات وزن دار ہے۔ پہلے تو گفتگو کرو پھر فیصلہ کریں گے۔ اگر ہم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ آپ مناظرہ کریں یا نہ کریں۔ تو دونوں اپنی اپنی تحریر لائیں۔ اس کی روشنی میں فیصلہ کریں گے۔ اسرار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جو بھی دعویٰ کرتے ہیں اس پر گفتگو کر لیں۔ پیش کر دیں۔ وہ جو بھی گفتگو کرتے ہیں آپ اس کا جواب دے دیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ حافظ صاحب بات دراصل یہ ہے کہ گفتگو اس بات پر انکی ہوئی ہے کہ ہم کیا ثابت کریں، بدعت یا شرک، یا تو یہ اپنے دعوے سے انکار کریں، کیونکہ انہوں نے یہ شرط لگائی تھی کہ آپ یہ لکھ کر دے دیں کہ اصحاب کہف کے تعویذ جس میں ان کے وسیلے سے لکھا گیا ہے شرک نہیں ہے، تو میں قرآنی تعویذ کے شرک ہونے پر گفتگو کرنے کے لئے تیار ہوں، ان کی یہ گفتگو کیسٹ میں موجود ہے۔



قاری شاہ محمد ربانی صاحب کو کیسٹ سنائی گئی کہ آپ نے یہ کہا تھا کہ اصحاب کھف کے تعویذ کے بارے میں لکھ دیں۔ میں نے یہ تحریر لکھ دی ہے۔ اب آپ نے قرآنی تعویذ کے شرک ہونے کے بارے میں گفتگو ہے۔ یہ جو موضوع ہے، یہ طے شدہ ہے، اور اسی موضوع پر ان کو پابند کرتا ہے۔ پہلے ان دو علماء کرام نے بھی ان کو پابند کیا تھا کہ پہلے شرک پر بات ہوگی، یا تو یہ کہ شرک سے، اب یہ جو نئی شرط لگا رہے ہیں کہ آپ ہمیں لکھ کر دیں کہ یہ بدعت ہے پھر میں شرک پر گفتگو کروں گا، میں اس کو بدعت بھی نہیں سمجھتا، میں اس کو جائز سمجھتا ہوں، پہلے جو موضوع لکھ دیا گیا ہے، کہ شرک ہے اس شرک پر گفتگو کریں، ان کو پابند کریں اس تحریر کا اور آپ لوگوں کے بارے میں قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے خود کہا ہے کہ حافظ عبدالحمد ازہر صاحب کو بلا لیں۔ حافظ عبد الرشید اظہر صاحب کو بلا لیں، تین علماء موجود ہیں، تین علماء کرام جو فیصلہ کریں۔ آپ نے اس بات کا بھی فیصلہ کرتا ہے کہ کون اپنے موضوع سے ہٹ رہا ہے۔ کیونکہ موضوع یہ بھی مانتے ہیں سارے لوگ جانتے ہیں۔

ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر صاحب ☆ ایسا کریں آپ لوگ کہ اگر ہم نے ہی فیصلہ کرنا ہے مناظرے کا تو جس موضوع پر بھی گفتگو کرتے ہیں کریں۔ آپ بعد میں تحریر دے دیں۔ اس تحریر کی روشنی میں ہم فیصلہ کر دیں گے کہ کون موضوع سے نکلا ہے اور کون موضوع پر رہا ہے، بات صحیح ہوئی ہے یا غلط ہوئی ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے موضوع پر نہیں رہ سکا، لہذا وہ ناکام ہے۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ ابھی بات ہے۔

ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر صاحب ☆ اگر وہ چاہے مثال کے طور پر نماز کے فرائض پیش کرے تو کر لے۔ آپ کو اس میں کیا اعتراض ہے؟

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ ہاں جی ا

ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر صاحب ☆ اگر آپ چاہیں تو روزے کی فضیلت پر گفتگو کر لیں۔ کوئی مسئلہ نہیں۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ جزاك

ڈاکٹر حافظ عبد الرشید اظہر صاحب ☆ جو نتیجہ ہوگا اس کے متعلق کہہ دیں گے ان شاء الرحمن۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد لله رب العالمین! محترم حافظ عبد الرشید اظہر صاحب نے صحیح فرمایا، مجھے بھی یہ بات پسند ہے آپ، لوگوں کو بھی یہ بات پسند ہوگی۔ اب ایسا کریں واللہ مجھے تکلیف سی ہے، لیکن ہمارے یہ ساتھی ہیں تو مجھ سے چھوٹے مگر میں ان کی قدر کرتا ہوں۔ یہ صاحب علم ہیں اس لئے میں اب تھوڑی سی گفتگو کرتا ہوں کہ یہ دور سے آئے ہیں اور بڑا قیمتی وقت چھوڑ کر آئے ہیں۔ میں جیسے بھی ہوں میں حاضر ہوں اور تھوڑی سی گفتگو کرتا ہوں۔ میرا خیال یہ ہے کہ وقت ایک گھنٹہ مقرر ہو جائے۔ یہ نہیں کہ سارا دن گھر رہیں۔ لوگوں کا خصوصاً حافظ صاحبان کا وقت بڑا قیمتی ہے۔ ایک گھنٹہ سارا ہواور سب سے پہلے یہ کہ یہ ہمارے ثالث ہیں۔ عالم دین ہیں۔ اللہ کی رضا کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ انہماق و تقسیم کے لئے، واللہ کسی کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں۔ اس بات یہ ہے کہ سب سے پہلے نماز کے متعلق روزے کے متعلق نہیں ہے۔ کہ قرآنی تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانا میرا دعویٰ ہے کہ یہ بدعت ہے، مگر اسی ہے ضلالت ہے۔ اس پر میں گفتگو کر رہا ہوں، اس کے بعد حافظ صاحبان، علماء کرام، وقت دیکھ لو، پانچ پانچ منٹ ہے، جو فرمائیں، گے جو کہیں گے ان شاء الرحمن وہ آپ کے سامنے آ جائے گا تو نبی کریم کا فرمان میں پہلے سنا چکا ہوں، سورۃ حجرات کی میں نے پہلے آیتیں پڑھی ہیں۔

”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ بسم اللہ الرحمن الرحیم ”یا ایہا الذین امنوا لاتقلعوا بین یدی اللہ ورسوله“ آگے مت پڑھا اللہ اور اس کے رسول سے مومنو! قرآنی تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانا اس کا شریعت میں کہیں بھی ثبوت نہیں ملتا۔ نبی اللہ پر مصیبتیں آئیں۔ تکلیفیں آئیں لیکن نہ کبھی کسی کو فرمایا، نہ خود عمل کیا ہے۔ نہ قرآنی تعویذ لٹکا یا ہے، نہ خلفائے راشدین نے یہ تعویذ لکھے

ہیں نہ لگائے ہیں، نہ کسی کو فرمائے ہیں۔ ثمنیٰ نے فرمایا: بخاری شریف کی حدیث ”من غسل عسلاً لبس علیہ لیسرنا فہورہ“ جس نے کوئی ایسا کام کیا جس پر ہماری ہر نہیں وہ کام مردود ہے۔ لہذا میں کہتا ہوں کہ قرآنی تعویذ لکھ کر گلے میں لگانا یہ مردود فعل ہے اور اس سے آگے کہہ رہا ہوں، عورتوں کا جھرمٹ ہے، بے بہا عورتیں بیٹھی ہیں۔ بے پردگی ہے عریانی ہے۔ اس میں کون بیٹھا ہے ایک عالم دین، شیخ الحدیث کیا کر رہا ہے، پانچ سو روپے کے تعویذ، دو، دو، مفت کے تعویذ، عریانی ہے بے حیائی ہے اور حقیقت یہ ہے یہ آنکھوں کا زنا ہوتا ہے۔ اللہ کے نئے فرمایا

”الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ“ آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔ جہاں تعویذ لکھے جاتے ہیں، عورتیں آتی ہیں، وہاں یہ زنا ہوتا ہے، اس لئے میری گزارش ہے کہ ایک عالم دین کو چاہئے کہ ایسا بدعات سے مبرا رہے۔

خلافت سے بچے واللہ ہمیں کسی کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے موماعلینا الا البلاغ۔  
ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد، اصل

دعوے کی طرف میں پھرتا ہوں، شاہ محمد ربانی صاحب کا جو دعویٰ ہے۔  
میں مانتوں کی توجہ اس طرف مبذول کرواؤں گا۔ کل جو تحریر ہوئی تھی اس میں سب سے پہلے یہ دعویٰ لکھا گیا تھا، کہ قرآنی تعویذ شرک ہے۔ شرک و بدعت ہے۔ پہلے شرک کی بات ہے پھر بعد میں بدعت کی اور آپ سے پہلے بھی قاری محمد طیب صاحب نے اور قاری عبدالرشید صاحب نے بھی ان کو پابند کیا کہ شرک کے بارے میں ہی گفتگو کریں۔ اگر بدعت کی گفتگو کی جائے گی تو بعد میں پھر شرک بھی ثابت کرنا پڑے گا، اس لئے آپ کو پابند کیا جاتا ہے کہ شرک کے بارے میں گفتگو کریں۔ اب محترم حافظ صاحب نے ان کو کھلی چھوٹ دے دی ہے۔ کہ آپ گفتگو کریں۔ جس مسئلے پر بھی کرنا چاہیں۔ بے شک نماز پر، چونکہ موضوع تو طے ہے۔ اس لئے ہم فیصلہ کریں گے کہ کون موضوع سے ہٹ رہا ہے، کون نہیں ہٹ رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے پھر بدعت پر گفتگو شروع کر دی

ہے۔ تو اس سے یہ بات ظاہر ہے کہ یہ موضوع سے ہٹ رہے ہیں، اب یہ علماء کرام کا مسئلہ ہے کہ وہ کس طریقے سے ان کو پابند کرتے ہیں یا فیصلہ کیسے دیتے ہیں تو میں جو گفتگو کر رہا ہوں، اس موضوع پر تو بدعت کے بارے میں ہی گفتگو چلے گی، کیونکہ قاری شاہ محمد ربانی صاحب کا ہی جواب میں نے دیا ہے، اصل بات تو شرک کی تھی۔ جس پر انہوں نے گفتگو ہی نہیں کی تو میں اس کا جواب کیا دوں گا۔

تو اس لئے یہ حقیقت ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے، رسول اکرم حضرت حسن اور حضرت حسینؑ کو اللہ کے کلمات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتے تھے، اللہ کے کلمات سے پناہ پکڑنا یہ ملت سے ثابت ہے۔ رہ جاتی ہے بات صرف اس کی چونکہ دم کے بارے میں یہ بھی مانتے ہیں کہ یہ اللہ کے کلمات ہیں ان سے پناہ پکڑنا اور اس میں شفاء ہے۔ ان کو بھی حلیم ہے، ان کو بھی اس سے فرار نہیں ہے۔ صرف فرق رہتا ہے کہ کیا لکھ کر لنگا تا بدعت بنتا ہے یا نہیں۔ فرق اس میں صرف یہ رہتا ہے، چونکہ اس میں بہت سی قرآن مجید کی بھی آیات ہیں، ملحد دیتے بھی ہیں، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔  
”يُفَاءُ لِمَا فِي الصُّورِ“ قرآن سینے میں جو بیماریاں ہیں یہ اس کا علاج ہے۔“

جس طریقے سے قرآن روحانی بیماریوں کا علاج ہے، اسی طریقے سے قرآن جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے، جیسے ابن ماجہ کی حدیث آتی ہے، نبی اکرمؐ فرماتے ہیں، ”عليكم بشفاءين العسل والقرآن“۔ ”کہ تم پر دو شفا دینے والی چیزیں شہد اور قرآن ان کو تم لازم پکڑو“۔ رسول اللہؐ کی حدیث ہے داری کی روایت ہے۔ فی فاتیحة الكتاب شفاء من كل داء۔ سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری کا علاج ہے۔ جیسے ابن ماجہ میں امام ابن ماجہ یہ باب باندھتے ہیں باب الاستشفاء بالقرآن، ”کہ قرآن میں شفاء ہے“ اور حضرت علیؑ کی وہ حدیث پیش کرتے ہیں، فقال قال رسول الله عير الدواء القرآن (ابن ماجہ ص ۲۵۸) کہ رسول اللہؐ نے فرمایا قرآن بہترین دوا ہے، قرآن جہاں روحانی بیماری کا علاج ہے، وہاں جسمانی بیماری کا بھی علاج ہے۔ اور اس صحابہ کا واقعہ مشہور ہے۔ جو سردار پر دم کرتا

ہے اور دم کی وجہ سے اس کا فرسودہ کو بھی آرام آ جاتا ہے، تو یہ طے شدہ مسئلہ ہے کہ اللہ کے جو کلمات ہیں، ان کو پڑھنے سے آرام آ جاتا ہے۔ ان میں شفاء ہے اللہ کا حکم ہے۔ اب اس میں فرق جو پڑھتا ہے وہ یہ کہ کیا ان کو لکھ کر گلے میں لٹکا تا بدعت ہے یا نہیں، اس لئے بدعت کا جو معاملہ ہے اس کو ہم سمجھتے ہیں کہ جو دین میں کام ہوتے ہیں، وہ بدعات میں ہوتے ہیں، جو دنیا کے کام ہوتے ہیں۔ اس پر یہ حکم نہیں لگایا جاسکتا، کہ یہ بدعت ہے کہ نہیں ہے۔ مثلاً اللہ کے رسولؐ گدھے پر سواری کرتے تھے، اب کوئی ٹرین پر سواری کرے تو بدعت ہے، جہاز پر چڑھے تو بدعت ہے اس لئے کہ اللہ کے رسولؐ نہیں چڑھے۔ یہ خالص دنیاوی کام ہے، اس لئے اس پر یہ حکم نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ ہاں دین کا جو معاملہ ہے اس پر حکم لگایا جاسکتا ہے، ان مسائل کو کتاب الطب میں محدثین نے بیان کیا ہے۔ جس میں شریعت اور دنیاوی چیز معیشت دونوں کو شمار کیا گیا ہے۔ اگر اس پر حکم لگایا جائے کہ قرآنی تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکا تا بدعت ہے تو ایک حدیث آتی ہے۔

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے، ان کے گھروالوں نے ان کو ام سلمہؓ کے گھر بھیجا، اور جب کسی شخص کو کوئی بیماری ہوتی تھی یا نظر لگ جاتی تھی، تو ام سلمہؓ کے گھر میں ایک برتن بھیج دیتے تھے، ام سلمہؓ نے نبی اکرمؐ کے بال مبارک چاندی کی ایک ڈبیہ میں رکھے ہوئے تھے، وہ اس میں سے بال نکال کر پانی میں گھول کر دے دیتی تھیں۔ وہ لوگ پانی پی لیتے تھے، پانی پینے کی وجہ سے انہیں شفاء ہو جاتی تھی۔ تو یہ ایک طریقہ ہے جو نبی اکرمؐ کے زمانے میں موجود نہیں تھا، اگر آپ تعویذ لکھ کر لٹکانے کو بدعت کہتے ہیں تو بخاری کی اس روایت کو، اور صحابی کے اس عمل کو کہ پانی بھیجا جا رہا ہے اور وہ صحابہؓ اس کو مسلسل پی رہے ہیں۔ تو پہلے آپ یہ ثابت کر دیں کہ کیا نبی اکرمؐ کے زمانے میں نبیؐ کے بال گھول کر پیئے جاتے تھے، اگر نہیں چنے جاتے تھے تو جو صحابی عمل کر رہا ہے تو کیا آپ اس پر بھی بدعت کا حکم لگائیں گے۔ اور یہ جو ائمہ ہیں اور یہ جو محدثین ہیں، ان کے اس بات پر نہیں کچھیں فتوے موجود ہیں، کہ ان علماء نے ان کو صحیح قرار دیا۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمہ اللہ رب العالمین۔ پیارے بھائیو! بات ہو رہی ہے کہ

قرآنی آیات لکھ کر گلے میں لٹکانا یا بازو پر باندھنا یا ران پر باندھنا جس طرح کہ یہ باتیں لکھی ہوئی ہیں اور اکثر علماء کرتے ہیں۔ اور میرے پاس بڑے بڑے دلائل ہیں کہ ناف کے نیچے تعویذ باندھا جاتا ہے، اور اپنے باندھتے ہیں، لیکن میں ایسی گفتگو نہیں کرتا میرا وقت پانچ منٹ ہے، میرا دعویٰ ہے کہ قرآنی تعویذ لکھ کر گلے میں لٹکانا گمراہی ہے ضلالت ہے بدعت ہے۔ مرد و فعل ہے، شاہ صاحب نے جو دلائل دیئے ہیں۔ وہ دم کرنے کے دیئے ہیں۔ اس لئے میں اپنے پیارے بھائی شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا۔ دم تو ہم بھی مانتے ہیں یہ سنت ہے، اللہ کے نبیؐ نے دم کئے ہیں، صحابہ کرامؓ نے کئے ہیں، جبریلؑ نے آ کر کیا ہے۔ بی بی عائشہ صدیقہؓ نے رسول اللہ ﷺ پر دم کیا ہے۔ دم تو سنت ہے۔ دم کا انکار کرنا تو کفر ہے۔ میرا دعویٰ ہے میری یہ گزارش ہے کہ شاہ صاحب ایک دلیل پیش کر دیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے ساری زندگی میں کبھی قرآنی آیات لکھ کر گلے میں لٹکا ئی ہوں یا کسی کو فرمائی ہوں، بس۔ یا خلفائے راشدین میں سے یا کسی پیغمبر نے۔ صحیح سند کے ساتھ یہ ثابت کر دیں۔ دم کرنا سنت ہے۔ آپ حسن و حسینؑ کو اللہ کے کلمات سے پناہ دیا کرتے تھے۔ یہ تو بخاری کی حدیث ہے وہاں دم کرتا ہے، تعویذ لٹکا تا نہیں ہے، پھر شاہ صاحب نے کہا، قرآن شفاء ہے ہم بھی مانتے ہیں قرآن شفاء ہے اس کو پڑھو اس پر عمل کرو، کفر شرک سے توبہ کرو۔ یہ نہیں ہے کہ قرآن شفاء ہے اس کو لکھ کر گلے میں لٹکالو۔ یہ فعل جو ہے مرد و فعل ہے۔ قرآن شفاء ہے یہ ٹھیک ہے۔ پھر شاہ صاحب نے کہا ہے کہ ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ قرآن اور شہد کو ان میں شفاء ہے ان کو لازم پکڑ لو۔ ہم بھی مانتے ہیں شہد بھی یہ نہیں کہ شہد کی بول بھرا اپنے پیٹ پر رکھ لو، گلے میں ڈال لو یا ران پر باندھ لو۔ یہ نہیں ہے کوئی بھی اس کو نہیں مانتا شہد استعمال کرو، قرآن پڑھو اس پر عمل کرو باقی رہا قرآن پڑھنا یا لٹکنا اس میں کون سا فرق ہے۔ میں کہتا ہوں قرآن پڑھنا بڑا ثواب ہے، تنصیر کم من تعلم القرآن وعلمہ، یہ بخاری کی حدیث ہے تو آپ سچے اور سائے پر قرآن کیوں نہیں پڑھتے؟ یہ حافظ قرآن پڑھتے ہیں، قاری پڑھتے ہیں، یہ حلوے پک رہے ہیں گوشت پک رہا ہے، وہ کیا کرتے ہیں وہ کوئی سینا تو نہیں دیکھتے۔ وی سی آر تو نہیں دیکھ رہے وہ قرآن پڑھ رہے ہیں۔ آپ بھی شامل ہو جائے۔ آپ شامل نہیں ہوں گے، آپ



کھانا نہیں کھائیں گے کہ یہ بدعت ہے، یہ سچ یہ ساتواں یہ سواں اسی طرح اذان پڑھنا بڑا ثواب ہے لیکن وہ دوسرے لوگ قبروں پر پڑھتے ہیں آپ نہیں پڑھتے کیوں نہیں پڑھتے؟ پڑھا کریں۔ یہ بدعت ہے مگر اسی ہے حالانکہ ہے اذان، درود شریف پڑھنا بڑا ثواب ہے لیکن اذان سے پہلے پڑھنا بدعت نہیں۔ یہ بدعت ہے مگر اسی ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس سے محفوظ فرمایا ہوا ہے۔ بھائی قرآن پڑھنا ثواب ہے۔ لیکن قرآن لکھ کر گلے میں لٹکانا ران پر باندھنا پینٹ پر باندھنا یہ مگر اسی ہے خطرات ہے یہ تو جین ہے "وما علینا الا البلاغ"۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ الرحمن الرحیم۔ شاہ محمد ربانی صاحب بخاری شریف کی وہ روایت شاید آپ لی گئی۔ میں نے ان کے سامنے ایک عمل پیش کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے کی بات نہیں آپ کے فوت ہو جانے کے بعد صحابہ کے زمانے کی بات ہے۔ "ایک صحابی ام سلمہ کے گھر ایک برتن بیچتے ہیں، تو ام سلمہ نبی کے بالوں کو پانی میں گھول کر دیتی ہیں"

اب اگر شاہ محمد ربانی صاحب موجود ہوتے ہیں تو کہتے ہیں سب صحابہ کرام مشرک ہیں بدعتی ہیں، یہ بدعت ہے، دین سازی ہے، یہ شریعت سازی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی بھی اور نبی کے سامنے صحابہ نے نبی کے بال گھول کر نہیں پئے۔

اس لئے قاری شاہ محمد ربانی صاحب اگلی نشست میں اس بات کا جواب دیں کہ کیا وجہ کہ ایسا عمل کیا جا رہا ہے جو نبی کریم کی زندگی میں کبھی نہیں ہوا۔ یعنی بالوں کو گھول کر پینا۔

اس پر آپ کیا حکم لگائیں گے، لکھنے کا مسئلہ چونکہ نبی کے زمانے میں تھا ہی نہیں قرآن مجید بھی لوگ درختوں اور چٹوں پر لکھا کرتے تھے۔ کاغذ وغیرہ کا ایسا سہاچڑا سلسلہ ہی نہیں تھا۔ نبی کے بعد صحابہ کا دور آیا، تابعین کا دور آیا یہ مسئلہ تابعین کے دور میں پیدا ہوا، اس لئے اس دور کے علماء کرام سے پوچھا جائے گا تابعین سے پوچھا جائے گا کہ بتاؤ تم اس کے بارے میں بدعت، مکبر، شرک، حرام کا فتویٰ دیجئے

ہو، جائز ہونے کا فتویٰ دیجئے ہو، وہ علماء ان کے نزدیک بھی معتبر و مسلم ہیں۔ سعید بن جبیر، عطاء، حجاج یہ جتنے بھی تابعین گزرے ہیں محدثین گزرے ہیں۔ حافظ ابن حجر ہیں۔ امام ترمذی ہیں۔ یہ سب کے سب قاری شاہ محمد ربانی صاحب سے زیادہ علم و فضل والے تھے۔ یہ سب کے سب کیا اس بارے میں بدعت، مکبر، شرک اور حرام کا فتویٰ دے رہے ہیں یا اس کے جائز ہونے کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ میں آپ کے سامنے وہ روایات پیش کرتا ہوں، مصنف ابن ابی شیبہ ہے، جلد نمبر آٹھ ہے، صفحہ نمبر ۱۲۸ ہے۔

سعید بن جبیر کے پاس ایک شخص آیا دیکھنے والے شخص نے بیان کیا

"کان بکتاب السعویذ لمن اتاہ قال حجاج و سالت عطاء

فقال ما سمعنا بکراہیۃ الا من قبلکم من اهل العراق"۔

سعید بن جبیر کو انہوں نے تعویذ لکھتے ہوئے دیکھا اور سعید بن جبیر وہ تابعی ہیں کہ جن کے علم کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔ سب مانتے ہیں کہ وہ چوٹی کے علماء تابعین میں سے تھے۔ سعید بن جبیر کے پاس جو بھی آتا تھا وہ اس کے لئے تعویذ لکھتے تھے۔ حجاج نے کہا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے وہ کہنے لگے کہ سوائے عراقیوں کی ایک جماعت کے ہم نے کسی سے بھی اس کی کراہیت کے بارے میں نہیں سنا کہ کوئی اس کو ناپسند کر رہا ہے۔ کراہت کر رہا ہے یا ناپسند یہ کی کا اظہار کر رہا ہے۔

دوسرا فتویٰ جو ہے اور یہی روایت سنن الکبریٰ بیہقی میں بھی آتی ہے جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۳۵۱ پر اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت جعفر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں "انہ کان لا ہری باسنا ان بکتاب القرآن فی اہیم" وہ قرآن کو لکھنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اس کو لکھا جائے کسی چیز پر نہ بعلقہ پھر اس کو لٹکا لیا جائے اس میں کوئی حرج نہیں۔

تیسرا فتویٰ ابو جعفر صادق کا ہے جو مصنف ابن ابی شیبہ کی جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۲۰ پر آتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر صادق سے بچوں کے گھٹے میں لٹکائے جانے والے تعویذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس میں رخصت کا فتویٰ دیا۔

چوتھا فتویٰ حافظ ابن حجر کا ہے۔ حافظ ابن حجر یہ بات بیان کرتے ہیں کہ اگر اللہ کے کلام اور اللہ کے نام سے یہ معاملہ کیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں یہ فتح الباری جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۹۷ پر ہے۔ اسی طرح ضحاک سے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص قرآن مجید میں سے کوئی چیز لٹکائے ”سم بکس بری بأساً ان یعلق الرجل الشئ من کتاب اللہ“ وہ اس میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اللہ کی کتاب میں سے لٹک کر لٹکالے۔ ”اذا وضعه عند الغسل وعند الغائط“ اور جب بیت اللہ جائے اور غسل کرتے ہوئے اتار کر رکھ دے۔ اس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

یہ فتویٰ مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۸ ص ۴۰ پر موجود ہے۔

اسی طریقے سے ابن سیرین کا فتویٰ موجود ہے کہ، ”انہ کان لا یری بأساً بالشئ من القرآن“ کہ وہ قرآن مجید کے لٹکانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

اس کے بعد ایک اور فتویٰ یحییٰ بن سعید سے ہے کہ جب نافع نے دم اور تعویذ لٹکانے کے بارے میں ان سے پوچھا ”انہ سال یحییٰ بن سعید عن الرقی و تعلیق الكتاب فقال کان سعید بن جبیر یسأل بتعلیق القرآن۔ (سنن الکبریٰ جلد نمبر ۹ صفحہ نمبر ۳۵۱) تو انہوں نے جواب دیا کہ سعید بن مسیب (جو بہت بڑے تابعین میں سے ہیں) قرآن مجید کے تعویذ کو لٹکانے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ اس کا حکم دیا کرتے تھے۔ وقال لا بأس به اور کہتے تھے اس میں کوئی حرج نہیں۔

سعید بن مسیب کا دوسرا فتویٰ مصنف ابن ابی شیبہ جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۳۸ پر بھی موجود ہے۔ اسی طریقے سے مجاہد کے بارے میں ہے کہ مجاہد لوگوں کو تعویذ لٹک کر دیتے اور اس کو ان کے گلے میں لٹکا دیتے۔ کان محاهد بکتاب الناس التعویذ فیعلقه علیہم۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمۃ اللہ رب العالمین۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من همزه و نفعه و نفسه فان تنازعتم فی شئ فردوه الی اللہ و الرسول۔ ماشاء اللہ بھائی گفتگوں رہے ہیں، اب طالب الرحمن شاہ صاحب نے تعویذ لٹکنے کے بہت سارے حوالے دیے ہیں۔ بہت سارے کمال کر دیا، لیکن حدیث تو ایک بھی نہیں ہے۔ فلاں کہتا ہے فلاں کہتا ہے فلاں کہتا

ہے ہم فلاں فلاں کے قائل نہیں ہیں ہم الحمد للہ ہیں۔ ہم اپنے آپ کو الحمد للہ کیوں کہلاتے ہیں ہمارا یہ شیوہ ہے ہمارا یہ طرہ امتیاز ہے کہ ہم حدیث مانتے ہیں حدیث۔ فلاں کرتے ہیں۔ پھر ان کی سند پر کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں بے بہادری میں ضعیف ہیں۔ پھر شاہ صاحب نے کہا کہ اس وقت لکھنے کا کوئی موقع نہیں تھا۔ شاہ صاحب کو چوبیس بیچاروں کو۔ انہوں نے کچھ اور باتیں بھی کہیں ہیں میں ان کو یہ باتیں نہیں کہتا یہ انرا می جواب نہیں دیتا آپ سب قائل احترام ہیں۔ خصوصاً پھر علماء کرام یہاں تشریف فرما ہیں۔ ہم یہاں ایسی گفتگو نہیں کریں گے کہ یہ ان پڑھ ہیں، یہ جاہل ہیں، حافظ ہیں نہ قاری ہیں، ان کو کیا آتا ہے، ان کو تو ”قلن“ اور ”قلنا“ کے صیغے کا پتہ نہیں ہے۔ میں کچھ نہیں کہتا، میں بھی کہہ سکتا ہوں، میں وہ بات کروں گا جس کا شاہ صاحب نے جواب دینا ہے۔

پہلی شرن میں میں نے کہتا تھا میں بھول گیا، کہ بال بھگو کر پناہ حدیث میں ہے۔

”بال بھگو کر پناہ“ ہم اس پر گفتگو نہیں کر رہے۔

بیارے بھائیو! اللہ تعالیٰ کے واسطے سوچو، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآنی آیتیں گلے میں لٹکانا یہ مگر اسی ہے۔ یہ قرآن وحدیث سے ثابت نہیں ہے۔

”بال بھگو کر ان کو پناہ“ اس پر تو گفتگو نہیں ہو رہی، جو موضوع ہے اس پر گفتگو کرو“

باقی رہا یہ کہ بڑے بڑے آئمہ کرتے تھے۔ بڑے بڑے محدثین کرتے تھے، میں نے آپ کو چند واقعات سناؤں تو آپ حیران ہو جائیں۔ بڑے بڑے آئمہ کرام بلکہ جید علماء وہ اصحاب کھف اور کتے کا تعویذ لٹک کر تعویذ کیا کرتے تھے، کیا ہم مان لیں؟ اللہ کی قسم ان کے مقابلے میں تو ہم ادنیٰ سے طالب علم ہیں ان کا علم، ان کا فتویٰ، پرہیزگاری، ان کا فہم اتنا بڑا تھا، لیکن کہتے ہیں جس گھر میں جن شیاطین آتے ہوں اصحاب کھف و کلہم قطعہ لٹک کر دیواروں پر لگا دو اسی وقت ہمسم ہو جائیں گے۔ بڑے بڑے علماء الحمد للہ نے لکھا ہے۔ ہم الحمد للہ کی بات نہیں مانتے ہم بات محمد رسول اللہ ﷺ کی مانتے ہیں۔ ورنہ ان کو کیا کہو گے میرا کلوٹی اتنے بڑے عالم گزر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم اب بھی

ان کی تفسیر موجود ہے، تفسیر کہف، حافظ محمد لکھوکی۔ بہت بڑے عالم ہیں۔ بڑا کام کیا ہے۔ لیکن کہتے ہیں جمعرات کو روح بھی آتی ہے، عورت کا خون بند نہیں ہوتا۔ سنسناہ شق ران پر پاندہ دو۔ پھر حافظ صاحب لکھتے ہیں۔ جس گھر میں جن شیاطین آتے ہوں، اصحاب کہف، الہی بحرمت بملیحہا سرسلخا یہ لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ فتح دی برکت آوے۔ دشمن اتے غالب ہووے، شرور رب بچاوے۔ یہ بات مان لیں۔ وہ بہت بڑے عالم گزرے ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے۔ اصحاب کہف اور کتے کا نام لکھ کر تعویذ بنا کر جو مال اسباب میں رکھے اس نوآگ نہ ساڑے، چور نہ لگے، ہل نہ دے دیہاڑے۔ یہ بات مان لیں۔ یہ کسی بریلوی نے نہیں لکھا، یہ کسی دیوبندی کی بات نہیں، یہ ائمہ بیٹ کی بات ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ کسی عورت کا بچہ پیدا ہو رہا ہے یہ کتے کا نام لکھ کر کبھی ران بھینے، نال شتابی باہر آوے جھٹ غلامی تھوڑے۔ اب یہ مان لیں نہیں مانتے۔ یہ مگر اسی ہے۔ یہ ضلالت ہے۔ اس سے کوئی بھائی یہ نہ سمجھے کہ وہ بھی گمراہ تھے۔ نہیں۔ ”نسلک امة قد خلت لہا ما کسبت“ وہ دنیا سے گزر گئے اور میں نے اللہ اپنی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ نابوا عند وفاتهم ہو سکتا ہے کہ انہوں نے تو یہ کر لی ہو۔ ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم ان پر کفر کے فتوے لگائیں۔ یہ کہیں گے کہ اصحاب کہف اور کتے کا تعویذ کرنا شرک ہے اسی طریقہ سے کتاب التوحید ہے۔ بہترین کتاب ہے۔ کتاب التوحید توحید سے لبریز ہے۔ اور اس کے اندر کفر بھی ہے۔ شرک بھی ہے۔ ائمہ بیٹوں کے ہاں پڑھائی بھی جاتی ہے۔ بات مان لیں۔ اجے بڑے عالم گزرے ہیں۔ اتنے بڑے محدث گزرے ہیں۔ نہیں نہیں۔ بات ہمیں قرآن اور حدیث کی چاہئے۔ اب آخری بات۔ فغان تنزعتم فی شیء، فسدوہ الی اللہ والرسول۔ اللہ کریم نے فرمایا، مسلمانو! جب تمہارے درمیان کوئی جھگڑا ہو جائے تم کیا کرو، فغان کی بات نہیں، فغان کی بات نہیں، نہیں۔ اس کو لوٹاؤ قرآن کی طرف حدیث کی طرف۔ جب ہم دیکھتے ہیں قرآن وحدیث۔ تو چالیس کا جب وہی موجود تھے۔ محمد رسول اللہ کے پاس حدیثیں لکھتے تھے۔ قرآن مجید لکھتے تھے۔ میرا وقت چونکہ ختم ہو گیا ہے۔ وما علینا الالبلاغ۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ ونصلی علی رسولہ الکریم، قاری شاہ محمد

ربانی صاحب نے جھوٹ بولا ہے، کہ آئمہ کرام اصحاب کہف کا تعویذ لکھا کرتے تھے۔ یہ آئمہ کرام پر بہتان ہے۔ جھوٹ ہے۔ ہاں یہ کہہ دیجئے کہ آج کے برصغیر کے علماء ہیں جو یہ لکھتے ہیں تو یہ بات مان سکتے تھے۔ کہ ان کے ہاں کوئی نظریہ ہوگا۔ لیکن آئمہ کرام کا جو تصور ہمارے ہاں ہے۔ وہ آئمہ وہ ہیں جو گزر چکے ہیں۔ دوسری بات قاری شاہ محمد ربانی صاحب کہتے ہیں کہ بخاری کی روایت ہے، کہ ہاں گھول کر پیا کرتے تھے۔ اس پر بحث ہی نہیں۔ ربانی صاحب اگر وہاں موجود ہوتے تو میں نے یہ سوال کیا تھا۔ کیا یہ عمل بدعت کے ذمے میں آئے گا؟ کیا آپ ان لوگوں کو بدعتی کہیں گے؟ یا نہیں کہیں گے؟ آج اگر کوئی نئی کے ہاں گھول کر پیتا ہے تو کیا یہ بدعت کہلائے گی؟ کیونکہ نبی کریم کے زمانے میں نبی کے ہاں گھول کر کوئی نہیں پیتا تھا۔ یا تو ثابت کریں کہ نبی کے زمانے میں ہاں گھول کر پینے لگے۔ اگر آپ ثابت نہیں کر سکتے تو اس پر فتویٰ دیں کہ آج اگر کوئی ہاں گھول کر پینے لگے تو یہ جائز ہے یا ناجائز۔ شاہ محمد ربانی صاحب لازمی کہیں گے کہ یہ جائز ہے، میں کہتا ہوں کہ جب نبی کے ہاں جو حقوق کے ہاں ہیں اور قرآن جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ جھوٹ نہیں ہے۔ اگر نبی کے ہاں گھول کر پینے سے شفا ہو جاتی ہے صحابی یہ عمل کر رہا ہے تو قرآن تو ان بالوں سے زیادہ اونچا اور افضل ہے۔ اس سے تو بدعت اولی شفا ہونی چاہئے۔ کہ جو چلی چیز شفا کا سبب بن رہی ہے یہ نبی کے ہاں شفا کا سبب بن رہے ہیں۔ تو قرآن کو تو یہ بھی اس سے افضل مانتے ہیں۔ یہ تو اللہ کا کلام ہے تو یہ شفا کا سبب کیوں نہیں بن سکتا۔ اس لئے اگر قرآن کو لکھ کر گھول کر پیتا ہے تو وہ شفا کا سبب بن جاتا ہے۔ اور وہ صحیح ہے۔ شاہ محمد ربانی صاحب نے فغان تنزعتم فی شیء، ہوالی آیت پڑھی ہے تو یہ مسئلہ ہاں آئے گا۔ جہاں دینی مسئلہ ہو، ہم اسے دنیاوی مسئلہ سمجھتے ہیں کہ تعویذ لکھنا یہ خالص دینی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ دنیاوی مسئلہ ہے۔ کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہ تو فرمادیا کہ اللہ کے بندو علاج کرو۔ لیکن آپ نے یہ پابند نہیں کیا، ہاں یہ بتلادیا کہ تم نے حرام سے علاج نہیں کرنا، باقی یہ کہ الیو چٹک کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ ہو میو چٹک کرنا ہے یا نہیں کرنا۔ یہ چیزیں کرنی ہیں یا نہیں کرنی۔ یہ ہم پر چھوڑ دیا۔ علاج کرنا ہے خرام چیزوں سے بچنا ہے۔ حلال کی طرف آتا ہے، الیو چٹک کو پھر آپ کہہ دیں کہ یہ بھی بدعت ہے۔ کیونکہ نبی نے کی نہیں۔



ہو یہ بچہ تک بھی بدعت ہے۔ نبیؐ نے کی نہیں اور جو سننے سے علاج، آنکھ پر کا علاج ہے دوسرے علاج ہو رہے ہیں ان کے بارے میں بھی کہہ دیں، یہ بدعت ہے کیونکہ علاج خالص دنیا کا معاملہ ہے۔ دینی معاملہ نہیں اگر کوئی علاج کو مد نظر رکھتے ہوئے قرآنی تعویذ کرتا ہے تو اس پر سنت یا بدعت کا اطلاق نہیں ہوگا۔ ہاں جائز یا ناجائز کا اطلاق ہوگا۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ یہ طریقہ حلال ہے یا حرام ہے۔ جس کو استعمال کر رہا ہے، اس لئے قرآن پاک کی یہ آیت فہان تنزعتم فی شئہ پڑھنا اور ساتھ ساتھ پھر یہ کہنا کہ حدیث کا حوالہ نہیں دیا۔ میں نے تو پہلے کہہ دیا کہ یہ معاملہ نبی کریمؐ کے زمانے میں تھا ہی نہیں۔ یہ معاملہ پیش آیا ہے آنسو دین کے زمانے میں۔ تابعین کرام کے زمانے میں اب تابعین کے زمانے کے لوگوں سے پوچھا جائے ”ایک آدمی“ میرا پیچلج ہے۔ ان کو بھی اور ان سے پہلے بہت سے لوگوں کو میں نے دیا۔

”تابعین کے زمانے میں تعویذ کا مسئلہ چلا، آنسو دین کے زمانے میں تعویذ کا مسئلہ پیدا ہوا۔ ایک سند صحیح کے ساتھ ایک آدمی کے ساتھ ثابت کر دیں کہ کسی تابعی نے کسی محدث نے کسی مفسر نے کسی امام نے اس دور میں یہ کہا ہو کہ یہ بدعت ہے۔ میں شاہ محمد ربانی صاحب کی بات ماننے کے لئے تیار ہوں۔ اور اپنا موقف چھوڑنے کے لئے تیار ہوں، لیکن جب سارے تابعین کرام بلا اتفاق یہ فیصلہ دے رہے ہیں کہ عراقیوں کی ایک جماعت جو سورۃ فاتحہ کی قائل بھی نہیں تھی۔ وہ لوگ تو اس کو پسند نہیں کرتے صرف پسندیدگی کا معاملہ ہے۔ وہاں بھی بدعت، کفر، شرک اور حرام کا معاملہ نہیں ہے جب سارے لوگ تابعین کرام میں سے پسند کرتے ہیں اور اس بات کو کہ تعویذ لکھے جائیں۔ سعید بن جبیر اور سعید بن مسیب وہ افراد ہیں کہ صحابہ کرام سے جب مسئلہ پوچھا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ کیا تم میں سعید بن جبیر اور سعید بن مسیب نہیں ہیں۔ ان سے جا کر مسئلہ پوچھو، چوٹی کے محدثین ہیں۔ یہ تابعین ہیں۔ ہمارے آنسو دین میں شامل ہیں، اس لئے جو فتویٰ بلا اتفاق جس پر اجماع ہے، تعویذ کے لکھے پر اجماع ہے۔ سوائے کوفیوں کی ایک جماعت کے، یہ اجماع اکثریتی ہے۔ جب اس پر سب کا اتفاق ہے تو آج اس پر کفر، شرک، بدعت کا فتویٰ لگانا میں اسے جائز نہیں سمجھتا۔ پھر شاہ محمد ربانی صاحب کہتے ہیں کہ آپ

نے سند بیان نہیں کی مصنف ابن ابی شیبہ میں بہت سی روایات صحیح اور ضعیف ہیں تو ربانی صاحب ”جو حوالہ میں نے آپ کو دیا ہے تو آپ کہیں کہ اس سند میں فلاں راوی ضعیف ہے۔ سند بھی بیان کر دیتا ہوں لیکن آپ کو یہ بتانا پڑے گا کہ فلاں فلاں سند میں فلاں فلاں آدمی ضعیف ہے۔ پھر آپ کی بات قابل قبول ہے، ورنہ آپ کی یہ بات قابل قبول نہیں۔

باقی رہ گیا کہ نبی کریمؐ کے پاس چالیس کتاب وحی تھے۔ میں تو کہتا ہوں کہ قرآن کو لکھنا یہ تو ایک اونچا معاملہ تھا۔ قرآن کو جمع کرنا قرآن کی حفاظت دین کے اصل میں شامل ہے۔ لیکن تعویذ لکھنا کوئی ضروری نہیں، آج اگر ہم تعویذ نہ لکھیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اگر قرآن کو نہ لکھا جاتا چھوڑ دیا جاتا تو پھر قرآن کو جمع کیسے کیا جاتا، تو اس کی حفاظت کیسے ہوتی؟ تو قرآن کا معاملہ اور ہے۔ تعویذ لکھنے کا معاملہ اور ہے۔ اگر اس وقت صرف دم ہی کرتے تھے تو کوئی حرج نہیں اور آج بھی اگر کوئی دم ہی کرے تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر کوئی تعویذ لکھ رہا ہے تو کیا یہ شرک، کفر اور بدعت ہے۔ یہ مسئلہ جو شاہ محمد ربانی صاحب کو آج سمجھ آ رہا ہے کہ یہ بدعت ہے۔ آج تک کائنات میں کسی کو بھی سمجھ نہیں آیا، کسی تابعی نے کسی صحابی نے کسی امام نے کسی محدث نے کسی مفسر نے آج تک بدعت کا فتویٰ نہیں دیا۔ یا ایک فتویٰ ثابت کر دیں کہ کسی نے قرآنی تعویذ کرنے کو بدعت کہا ہو۔

امام دارمی کا قول میں پیش کرتا ہوں کہ وہ اس کو جائز سمجھتے ہیں۔ (دارمی ۲/۱۱۱)

امام ترمذی کا قول میں پیش کرتا ہوں وہ اسے جائز سمجھتے ہیں۔ (سنن الکبریٰ ۳۵۰/۱۹)

آئمہ اربعہ میں سے امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ تعویذ لکھنا جائز ہے۔ وہ خود لکھ کر دیا کرتے تھے۔ (زاد المعاد ۳/۳۵۸)

اسی طرح محدثین کی ایک جماعت ہے جس میں حافظ ابن حجرؒ بھی آتے ہیں وہ بھی مانتے ہیں کہ تعویذ لکھنا جائز ہے (فتح الباری ۱۰/۱۹۷)۔

ہمارے جو علماء ائمہ ہیں، ان میں صاحب عون المعبود آتے ہیں (۶/۱۳)۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ الحمد لله رب العالمین ، اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔  
لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔

پیارے بھائیو! میری گزارش ہے کہ اللہ سے دعا کرو کہ اللہ کریم ہمیں سنت کے مطابق پوری زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ طالب الرحمن شاہ صاحب نے بڑے دلائل دیئے ہیں بڑے دلائل دیئے کہ فلاں کرتے ہیں کہ فلاں کرتے ہیں۔ کسی نے اس کی مخالفت کی ہے۔ ہم نہیں، مخالفت بے بہا ہوئی ہے۔ آج کے علماء کرام بھی مخالفت کرتے ہیں، میں نہیں کہتا میں تو طالب علم ہوں ادنیٰ سا، ہماری جماعت کے جید علماء موجود بھی ہیں اور فوت بھی ہو چکے ہیں۔ لکھنؤ خاندان کے دونوں بھائی ہیں ایک صبح سے شام تک تعویذ لکھتے ہیں دوسرے ان کے بھائی ہیں وہ کہتے ہیں شرک ہے۔ ہماری جماعت اچھڑے کے دو بڑے عالم گزرے ہیں سندھ میں شیخ بدیع الدین صاحب اور شیخ محبت اللہ شاہ دونوں کہتے ہیں شرک ہے۔ کس کی بات مانیں محمد رسول اللہ ﷺ کی اور جید علماء کرام لکھتے بھی ہیں۔ بڑے بڑے عالم لکھتے ہیں۔ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ طالب الرحمن شاہ صاحب آپ کی خدمت میں ادباً گزارش ہے۔ ہمیں ایک حدیث دکھا دو محمد رسول اللہ ﷺ کی کہ ساری زندگی کبھی لکھا ہوا یا لکھوا ہوا۔ حالانکہ محمد رسول اللہ ﷺ خود بھی لکھ سکتے تھے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے خطوط لکھوائے، قرآن کی سورتیں لکھوائیں، حدیثیں لکھوائیں۔ کیا ایک چھوٹا سا تعویذ نہیں لکھوا سکتے تھے کہ یہ فلاں مرض کے لئے یہ فلاں مرض کیلئے نہیں لکھوایا۔ عبد اللہ بن مسعود بہت بڑے صحابی ہیں۔ صحابی کی بات کر رہا ہوں۔ میں نے واللہ آنے کرام کے متعلق نہیں کہا۔ میں نے کہا علماء کرام، اچھڑے علماء میں سے ایسے ہیں جو

ہے۔ میں نے کہا، شاہ صاحب نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ خود نہیں کرتا اللہ کا بندہ اور لوگوں کو یہ جائز ہے یہ جائز ہے اور حدیث ایک بھی نہیں لکھی، اس لئے میرے پیارے بھائیوں میں نے یہ آیت کوئی ہی پڑھی تھی "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنة"۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ و توفی علیہ و صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ و سلم، شاہ صاحب نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرشید اعظم صاحب نے ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب کو روک کر گفتگو شروع کی۔

"ایک تو غلبہ غلطی یہ ہوئی ہے کہ مجلس کے اندر ثالث تو ہیں۔ صدر مجلس غلبہ کوئی نہیں ہے۔ جو مجلس کو کنٹرول کر سکے۔ جو بات فضول ہو رہی ہے۔ بے مقصد ہو رہی ہے۔ وقت ضائع ہو رہا ہے اسے روک دیا جائے۔ میں دونوں اہل حق الحمد للہ ہیں۔ جذباتی گفتگو کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر ثالثوں کو سمجھا رہے ہیں تو اللہ کا شکر ہے ہماری عقل قائم ہے۔ ہمیں دونوں فریقوں کے دلائل سمجھ آ گئے ہیں اور اگر کسی کے پاس حریہ دلیل ہے۔ شاہ صاحب کے پاس بھی اور ان کے پاس بھی وہ دیں۔ ویسے جذباتی گفتگو رہنے دیں۔ ضروری نہیں ہے کہ پانچ منٹ صرف کرنے ہیں۔

کوئی نئی بات ہے تو کریں۔ ان شاء اللہ اعزیز ہمیں اچھی طرح سمجھ آ گئی ہے بات کی اگر حریہ کسی کے پاس دلیل ہے تو وہ دے دے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ و توفی علیہ و صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ و سلم، صدر ہم حافظ عبدالرشید اعظم صاحب کو بتاتے ہیں کہ ہم میں سے اگر کوئی وہ گفتگو کرے جو اس موضوع سے ہٹتی ہو، یا تو سوالوں کا جواب دے رہا ہو پھر تو صحیح ہے۔ لیکن اگر موضوع سے ہٹ جائے تو آپ ہم کو پابند کر دیں کہ آپ موضوع سے ہٹ گئے ہیں۔ اس لئے آپ رک جائیں۔ شاہ محمد ربانی صاحب نے جو سوالات اٹھائے تھے میں ان کی وضاحت کر دوں اور پھر قاری شاہ محمد ربانی صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا آپ انہیں صدمہ مانتے

ہیں کہ یہ آپ کو پابند کر سکیں۔ تو قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے جواب دیا، یہ شاہ اللہ محترم حافظ عبدالرشید اعظم صاحب صدر ہیں، میں مانتا ہوں، یہ ثالث بھی ہیں صدر بھی ہیں۔ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اعظم صاحب رحمہ اللہ ہمیں یہ بات تو سمجھ آ گئی ہے جو کرنے والی بات ہے وہ کر لیں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب رحمہ اللہ و توفی علیہ و صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ و سلم، اچھا جی قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے "کہیں کا اہانت کہیں کا روڑا بھان جتنی نے کنبہ جوڑا" اور کہہ دیا کہ انہوں نے بات مان لی اور انہوں نے بھی ایک شعر پڑھا تھا۔ اس کا جواب دے رہا ہوں۔ قاری شاہ محمد ربانی صاحب نے کہا تھا کہ شاہ صاحب نے بھی مان لیا ہے کہ دین نہیں ہے یعنی گمراہی ہے۔ تو میں نے ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ سائیکل پر چڑھنا کیا یہ دین ہے۔ جہاز پر گاڑی پر چڑھنا، کیا یہ دین ہے۔ تو اب یہ یہ کہیں کہ انہوں نے مان لیا کہ سائیکل اور جہاز پر چڑھنا گمراہی ہے اور عجیب طریقہ ہے۔ کبھی بدعت کہتے ہیں کبھی شرک کہتے ہیں۔ کہتے ہیں شرک ہے۔ تو شرک والی بات پھر کرتے کیوں نہیں؟ شرک کا موضوع چھوڑا کیوں؟ دلیل دیتے ہیں ان کی کہتے ہیں میں نے نہیں کہا کہ آخر کرام اصحاب کھف کا تعویذ لکھتے ہیں۔ یہ کیسٹ میں موجود ہے کہ آخر کرام کا لفظ بولا تھا۔ پھر عبد اللہ بن مسعود کا واقعہ پیش کیا۔ کہ انہوں نے دھاگا باندھا ہوا تھا۔ یہاں دھاگا باندھنے پر بحث نہیں یہاں بحث ہے قرآنی تعویذ کے لٹکانے پر کہ یہ جائز ہے یا ناجائز ہے۔ شرک ہے یا بدعت ہے۔ اس لئے وہ آپ کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ایک اور جھوٹ نبی اکرم پر بول دیا کہ نبی اکرم ﷺ خود بھی لکھ سکتے تھے۔ یہ غلط ہے۔ علمائے کرام بیٹھے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کافر کے کہنے پر کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کاٹ دو، آپ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ کہاں لکھا ہے؟ مجھے بتاؤ؟ تاکہ میں اس کو کاٹ دوں۔ آپ کو پڑھنا لکھنا نہیں آتا تھا۔ اس لئے یہ کہنا کہ آپ خود لکھ سکتے تھے یہ غلط ہے۔ پھر انہوں نے بخاری والی روایت کا بھی جواب نہیں دیا اور کہا "لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنة" دوسری آیت پیش کر دی۔ میں سارے معاملے کا خلاصہ بیان کرتا ہوں کہ، یہ اس وقت کے سارے علمائے کرام کا متفقہ فیعلہ ہے۔ میں نے اس کو چیلنج کیا



ہے کہ ایک محدث، ایک مفسر، ایک تابعی بھی، ایک امام، کوئی ایک صحابی ایک فتویٰ یہ دے دیں کہ قرآنی تعویذ لگانا بدعت ہے۔ کفر ہے، شرک ہے، حرام ہے، ناجائز ہے میرا صرف ایک پوائنٹ ہے، ایک سوال ہے جو میں عائشہ کے سامنے اور صدر کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ شاہ محمد ربانی صاحب سے مجھے ایک فتویٰ لے دیں کہ اس زمانے میں جب یہ مسئلہ پیدا ہوا صحیح سند کے ساتھ ثابت کر دیں کہ کسی آدمی نے اس کی مخالفت کی ہو۔ اس کو بدعت کہا ہو، شرک کہا ہو اور حرام کہا ہو۔ بس وہ فتویٰ ہمیں دکھا دیں۔ ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔ سو مسالینا الالبلاغ۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب رحمہ اللہ الحمد للہ رب العالمین۔ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ من بطع اللہ والرسول اولک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبین والصدیقین والشہداء والصالحین۔

بیارے بھائیو! گفتگو ہو رہی تھی قرآنی تعویذ لے کر گلے میں لگانا یہ بدعت ہے، گمراہی ہے، ضلالت ہے۔ ہمارا عالم خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہر خطبے میں یہی کہتا ہے، ”وشر الامور محدثاتھا کولی کہا ہے وکل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار“ ہر خطبے کے اندر ہم الحمد للہ یہی کہتے ہیں بار بار کہتے ہیں اس لئے میں نے کہا ہے یہ بدعت ہے مردود فعل ہے، عربیانی فاشی کے اڈے ہیں۔ زنا کے اڈے ہیں، ان سے بچنا چاہئے، اب یہاں یہ ہے کہ بخاری شریف میں آتا ہے، ہاں، اگرچہ وہ ہمارا موضوع نہیں ہے انہوں نے جلدی سے حوالہ دے دیا ہے کہ بخاری شریف میں آتا ہے کہ سیدہ کے موقع پر محمد رسول اللہ ﷺ دکھاؤ آپ کو ان پڑھ تھے اسی تھے۔ یہ کہنا محمد کی توہین ہے۔ شاہ صاحب بڑے پڑھے ہوئے ہیں اور اللہ کے نبی پڑھے ہوئے نہیں تھے، بلکہ وہاں یہ ہے کہ نبی نے ”فما أخذ رسول اللہ“ بخاری میں ہے وہ کافہ لے لیا، لے کر کیا کیا، ”فکذب“ آپ نے خود لکھا ہے، یہ تو ثابت ہے۔ اگرچہ اکثر لوگ کہتے ہیں آپ لکھ نہیں سکتے تھے۔ اللہ نے لکھا یا بھی ہے پڑھا یا بھی ہے۔ جب

پہلی آیت آئی، ”ما نانا بخاری“ اس کے بعد قرآن کے عالم بن گئے حافظ بن گئے، لکھنا بھی آپ کو آگیا اب یہ ہے کہ طالب الرحمن شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ تمام آئمہ کرام اس کے قائل تھے، قائل نہیں تھے۔ اکثر حدیثوں میں آتا ہے ہاں بلکہ آئمہ کرام کے متعلق تو یہ ہے۔ یہ معصوم ابن ابی شیبہ کی حدیث ہے،

”ما نانا بخاری“ الخائیم مقلدھا من القرآن وغیر القرآن۔

قرآنی تعویذ ہوتا یا غیر قرآنی ہوتا اس کو یہ نکر وہ جانتے تھے۔ برا جانتے تھے۔ لہذا میرے بھائیو! آپ سے گزارش کروں گا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام میں سے کسی ایک نے تعویذ نہیں لکھا، کیا ان کو تکلیفیں نہیں ہوتی تھیں۔ وہ دم کرتے تھے، محمد رسول اللہ ﷺ کی یہ تعلیم نہیں تھی، یہ بعد کی تعلیم ہے۔ یہ گمراہی ہے، پھر میں نے یہ گزارش کی تھی الحمد للہ طالب الرحمن شاہ صاحب آپ بڑے اچھے مناظر ہیں، لوگوں سے بڑے مناظرے کرتے ہیں، آپ پروفیسر ہیں، ایک حدیث پیش کر دو، آپ کا یہ دعویٰ ہے کہ جائز ہے، کس نے کہا ہے یہ؟ کیا آپ پر وحی آئی ہے رات کو؟ نہیں، ایک حدیث پیش کر دو کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو فرمایا ہو، بلکہ حدیث میں یوں تو آتا ہے، آپ نے فرمایا، ”ماخذ“ یہ کیا ہے کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ مجھے دور ہے ”فما أخذہ فقطعة“ آپ نے توڑ دیا، وہ دعا کا تھا، کڑا تھا یا تعویذ تھا۔ آپ نے توڑ دیا، اور یہ بھی فرمادیا، ”لا تریضک الا وحناً“ اس کے ساتھ اور بخاری آئے گی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے وہ کیا تھا؟ وہ کیا تھا؟ آپ نے یوں تو نہیں فرمایا، کہ اس کو چھوڑ دیج کرو، میں صحابہ کرام کو کہتا ہوں وہ آپ کو چھوڑنا تعویذ لکھ کر دے دیں گے، نہیں، کسی کو نہیں کہا، جب بھی کبھی آپ نے کوئی تعویذ دیکھا ہے کڑا دیکھا ہے، دعا کا دیکھا ہے توڑ دیا ہے اور یہی تعلیم دی ہے، دعائیں پڑھنے کی۔ بیارے بھائیو! آخری گزارش ہے مسنون دعائیں پڑھیں، بکثرت پڑھیں، ہمارے نبی کریم نے ہمیں تعویذ کنز نہیں سکھائے دعائیں سکھائی ہیں۔ یہ پڑھو تو معصیت نہیں آئے گی۔ یہ پڑھو تو ان شاء الرحمن تمہارا بچہ جو ہوگا، اللہ کریم اسے بھی شیطان کے شر سے محفوظ

رکھے گا۔ یہ دعا پڑھو بازار میں تو یہ ثواب ہوگا۔ دعائیں پڑھو، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ آخری بات "فَاحْتَبِئُوا مِنَ الشَّيْطَانِ" یہودیوں کے لئے اتنا کہا تھا۔ "زَاعِنَا....." کہا ٹھیک ہے۔ مگر سے اللہ کو یہ بات پسند نہ آئی، فرمایا، اسے ایمان والو! تم یہ لفظ ہی چھوڑ دو۔ آئندہ "زَاعِنَانَا کہنا بلکہ "انظرنا کہنا۔ اس لئے میری گزارش ہے ہے یہاں علماء کرام کثرت سے ماشاء اللہ موجود ہیں۔ اس چیز کو چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن و سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆☆ صرف اس پوائنٹ کا جواب لے لیں، شاہ محمد ربانی صاحب نے جو روایت پیش کی ہے، "کائنوا یکرھون التمام کلھا من القرآن و غیر القرآن" پہلے تو شاہ محمد ربانی صاحب نے یہ کہا کہ اکثر احادیث میں یہ آیا ہے پھر کہنے لگے ایک حوالہ آیا ہے، مصنف ابن ابی شیبہ میں، "کائنوا یکرھون التمام کلھا من القرآن و غیر القرآن" کہ ہر قسم کے قرآنی اور غیر قرآنی تعویذ سے وہ کراہت کرتے تھے۔ یہاں حرمت نہیں ہے کراہت کی تحریم نہیں ہے یہاں پر، کراہت نام ہے ناپسندیدگی کا۔ انہوں نے تو اپنا دعویٰ "بدعت ہے" ثابت کرنا ہے۔ اب اس روایت کی سند بھی آپ سب سن لیں۔

"حدثننا ابو بکر قال حدثنا هشيم عن مغيرة عن ابراهيم" یہ ہے اس روایت کی سند، اور اس کی سند میں تین راوی آتے ہیں، میں آپ کو هشیم کے بارے میں بتاتا ہوں، هشیم بن بشیر الواسطی جو مغیرہ بن مقسم سے روایت کرتا ہے اور اس سے ابن ابی شیبہ "قال ابن سنيّد ثقة ثبت يئلس كثير" ابن سعد کہتے ہیں، وہ تھا تو ثقہ لیکن بدلیس کیا کرتا تھا۔ "فما سخان في حديثه اخبرنا فهو حجة" جس حدیث میں یہ کہتا کہ ہمیں خبر دی وہ تو حجت ہوتی تھی۔ ونا لم يقل فليس بشيء، اور جس کے بارے میں یہ نہیں کہتا "اخبرنا" چونکہ بدلیس تھا۔ اس لئے اس کی وہ بات قابل قبول نہیں تھی۔ تہذیب الحدیث جلد نمبر ۱۱ صفحہ نمبر ۶۱۔ یہ هشیم مغیرہ سے عن سے روایت کر رہا ہے تو بدلیس کی بات جو وہ عن سے روایت کرے وہ قابل قبول نہیں، دوسرا مغیرہ جو ابراہیم غمی سے روایت کر رہا ہے، ابراہیم غمی کو بھی ثقہ کہا

کہا ہے۔ اور ابن فضیل کہتے ہیں، سخان يئلس قلنا لا نكتب عنه إلا ما قال حدثنا ابراهيم" ابن فضیل کہتے ہیں یہ بدلیس کیا کرتا تھا اور ہم اس کی کسی روایت کو نہیں لکھتے تھے۔ مگر اس کو لکھتے تھے جس میں وہ یہ کہے "حدثنا ابراهيم" کہ ابراہیم نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے، اب چونکہ اس میں بھی "عن" سے روایت کر رہا ہے۔ "حدثنا" سے بیان نہیں کر رہا۔ اس لئے اس کی یہ بات بھی قابل قبول نہیں، اور "عجلی" کہتے ہیں۔ "سخان يئلس الحديث" یہ حدیث میں ارسال کیا کرتا تھا، ابراہیم سے جو روایت بیان کر رہا ہے، عن ابراهيم، اسامیل قاضی کہتے ہیں "ليس بشيء" تو اس کی اس روایت کو کیسے مان لیا جائے، جس کو یہ عن سے روایت کر رہا ہو۔ اسی طریقہ سے ابو حاتم، امام احمد سے روایت کرتے ہیں کہ مغیرہ جو ابراہیم سے روایت کرتا ہے، اس کی یہ حدیث ہے ہی ضعیف، اور آخری آدمی جو باقی رہ جاتا ہے ابراہیم غمی۔ یہ صحابی رسول پر طعن کرتا ہے۔ ایسا میری پر طعن کرتا ہے اور یہ کسی صحابی سے نہیں ملا۔ اس لئے اس روایت کی سند قطعاً ضعیف ہے۔ شاہ محمد ربانی صاحب نے صرف ایک روایت پیش کی اور وہ بھی ضعیف، یہ تو کہتے تھے کہ اکثر حدیثوں میں آتا ہے مگر ایک روایت پیش کی وہ بھی سند ضعیف ہے اور جو میں نے احادیث پیش کیں ہیں۔ آثار پیش کئے ہیں، تابعین کے، محدثین کے، آئمہ کے، میری پیش کردہ حدیثوں پر جرح کر دیں اب جس تو بعد میں کر دیں اور اب تک نہیں کر سکے اور میں ان کو چیلنج کرتا ہوں کہ اپنی زندگی میں کسی موقع پر میری پیش کردہ احادیث پر جرح کر کے دکھائیں۔ و ما علينا الا البلاغ، و انصر دعواتنا ان الحمد لله رب العالمين۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆☆ آپ نے خود جرح کر دی کہ ضعیف ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆☆ (چلتے ہوئے) آپ کی روایت پر۔

قاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆☆ آپ نے خود جرح کر دی، اور ثالثوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے، کچھ آپ فرمائیں، کچھ آپ فرمائیں۔



ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر صاحب نے خطبہ مسنونہ پڑھا اور فرمانے لگے۔ گفتگو احباب نے سنی اور کی، کچھ نہ کچھ تو سمجھ آیا ہی ہوگا، ویسے سرے کی بات یہ ہے کہ مدعی (شاہ محمد ربانی صاحب) نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ (قرآنی تعویذ لکھانا) بدعت ہے۔ پوری گفتگو میں انہوں نے بدعت کی تعریف کر کے یہ سمجھانے کی کوشش نہیں کی کہ بدعت یہ ہوتی ہے اور یہ تعویذ اس کے ذیل (زمرے) میں آتا ہے۔ ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب نے ان سے پرزور مطالبہ نہیں کیا۔ یہی مطالبہ کرتے تو کافی تھا کہ بدعت کی تعریف کریں، اور ثابت کریں کہ یہ (قرآنی تعویذ لکھنا) بدعت ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ دوسری طرف سے یہ دعویٰ تھا کہ قرآنی تعویذ جائز ہے۔ وہ (شاہ محمد ربانی صاحب) بار بار مطالبہ کرتے رہے کہ کوئی حدیث پیش کریں، کوئی قرآنی آیت پیش کریں، تو ان کو کہا چاہئے تھا اور انہیں بھی پتہ ہونا چاہئے تھا کہ جائز کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جائز کہتے ہی اسے ہیں، جس کی کوئی دلیل نہ ہو۔ تیسری بات یہ ہے کہ طالب الرحمن شاہ صاحب نے بار بار اس بات کو دہرایا ہے اور انہوں نے اس پر تھوڑی سی گرفت بھی کی کہ دنیاوی معاملہ ہے دینی نہیں۔ مسلمان کی ساری زندگی دین ہے۔ دنیا بھی دین ہی ہوتی ہے۔ مسئلہ ہے عبادات اور غیر عبادات کا، بدعت کا تعلق عبادات کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہو اس کے ساتھ بدعت کا کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے یہ گفتگو سرے سے بے بنیاد ہے، باقی رہا اصل مسئلہ تو علماء کرام نے تین وجوہ کی بناء پر کہا ہے کہ تعویذ ٹھیک نہیں ہے۔

نمبر ۱: جو ممانعت آئی ہے وہ عام ہے اس میں قرآنی یا غیر قرآنی تعویذ کی تیز نہیں کی گئی۔ یہ بات ان کو کرنی چاہئے تھی جو انہوں نے نہیں کی۔

دوسرے نمبر پر اس سے راستہ کھلتا ہے غلط تعویذوں کا، جیسا کہ گفتگو کر رہے تھے، فلاں کئے کا تعویذ کرتا ہے فلاں بچے کا تعویذ کرتا ہے۔ اگر آج کوئی شخص اللہ کے نام یا قرآن پاک لکھ کر تعویذ کرتا ہے تو کل کوئی غلط کام کرتا ہے تو اسے کیسے روکیں گے؟

تیسرے یہ کہا گیا ہے کہ اس میں فرق نہیں کیا جاتا، مثال کے طور پر چھوٹے بچے ہیں یا غیر چھوٹے

ہیں وہ اسے لے کر لیٹرین میں چلے جاتے ہیں تو یہ احترام کے منافی ہے۔

تین دلیلیں دی گئی ہیں ممانعت کی اور تینوں کے متعلق یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس سے بدعت یا کفر یا شرک ثابت ہوتا ہے، پھر اس کے جواب میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ اگر اس سے غلط تعویذوں کی طرف راستہ کھلتا ہے تو غالباً اس وقت صورت حال ایسی بن چکی ہے کہ اگر لوگوں کو صحیح طریقے سے قرآن و سنت سے فائدہ یا اللہ کے ناموں سے فائدہ حاصل کرنے کی طرف رہنمائی نہ کی جائے تو پھر سارے لوگ ہی ان کے پاس چلے جائیں گے، جو لوگوں کو قبروں پر جھکاتے ہیں، تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ کرنے سے برائی کا راستہ کھلتا ہے؟ یا نہ کرنے سے برائی کا راستہ کھلتا ہے؟ تعویذ کرنے سے برائی کا راستہ کھلتا ہے؟ یا تعویذ نہ کرنے سے برائی کا راستہ کھلتا ہے؟ یہ اس دور اور اس ماحول میں فیصلہ کیا جائے گا کہ تعویذ کرنے سے برائی کا راستہ کھلتا ہے؟ یا تعویذ نہ کرنے سے برائی کا راستہ کھلتا ہے؟

اور جیسا کہ شاہ محمد ربانی صاحب کی آخری گفتگو بھی تھی کہ شبہات سے بچنا چاہئے، آخری بات یہی تھی کہ شے سے بچنا چاہئے، کم از کم شبہات ہے شے سے بچنا چاہئے تو فتویٰ بھی یہی دینا چاہئے کہ شبہات سے بچنا چاہئے۔ احتیاط اس میں ہے کہ نہ کئے جائیں۔ شبہات سے بچنا اور احتیاط سے کرنے کا نام بدعت اور شرک رکھنا تو بہر حال ٹھیک نہیں ہے۔ یہ (شاہ محمد ربانی صاحب) کی اپنی بات ہے کہ شبہات سے بچنا چاہئے، یہ درست ہے یہ بات کہ ان سے بچنا چاہئے یہ کوئی سنت نہیں ہے، اگر اسے سنت کہا جائے تو اس کی دلیل مانگی جائے گی۔ سنت کا دعویٰ نہیں ہے اور جائز کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ باقی ایک نہایت ہی اہم بات جو قطعاً نظر انداز نہیں کی جاسکتی کہ الحمد للہ کا مسلک یہ نہیں کہ قرآن و حدیث اور تیسری بات کا نام نہ ہو، اتباع صحابہ اور سلف صالحین کا نام آپ بار بار سنتے ہیں۔ یہ سلفی مسلک ہے۔ کتابی یا حدیثی مسلک نہیں کہا جاتا اس کو۔ سلفی مسلک کا مطلب ہی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے رسول اکرمؐ نے قرآن پاک لیا اور رسول اللہ ﷺ نے اسے کیسے سمجھا اور سمجھایا۔ صحابہ کرامؓ نے اس پر کیسے عمل کیا قرآن پڑھا ہے، ”من بشافق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع



غیر سبیل المؤمنین“ سبیل المؤمنین کہا ہے، ”اعلنا الصراط المستقیم صراط اللہ انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین“ اللہ تعالیٰ کو عربی آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ کہہ سکتا تھا کہ راستہ دکھا اور ایسا راستہ جو قرآن وحدیث کا ہو۔ کہایہ ہے، صراط الذین انعمت علیہم اور ساتھ ہی فرمایا، ”افان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقد اهتدوا صحابہ کرام کی اہمیت نظر انداز نہیں کی جاسکتی، صحابہ کرام کے فہم کو چھوڑ کر صرف کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے چنے رہنا یہ بات بہت سارے مسائل پیدا کر سکتی ہے۔

”واذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس“ جیسے لوگ ایمان لائے ہیں، لوگ کون تھے صحابہ کرام تھے اور دوسری بات یہ ہے کہ اللہ کریم کے قرآن کریم کی ساری آیات میں پارے جو لکھے ہوئے ہیں کیا باعث برکت ہیں یا نہیں؟ کیا کوئی اس سے اختلاف کر سکتا ہے؟ اگر نہیں پارے باعث برکت ہیں تو ایک آیت بھی باعث برکت ہی ہوگی۔ شاید وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو کچھ اس وقت ہو رہا ہے وہ غلط ہے۔ اس بات سے کسی کو اختلاف نہیں، جو کچھ ہو رہا ہے تعویذوں کے نام پر جو دکانداریاں ہو رہی ہیں، یہ انتہائی غلط بات ہے، لیکن سرے سے یہ دعویٰ کرنا کہ قرآن لکھ کر یا اللہ کے نام لکھ کر یا اللہ کی صفات لکھ کر ان کے ذریعے شفا حاصل کرنا یہ بدعت ہے، شرک ہے، غلامی اس کی کوئی دلیل کبھی نہیں مل سکتی اور نہ کبھی ملے گی۔ ہمارے تو طویل ترین غور فکر کا یہی نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ قرآن پاک کی آیتوں کے ساتھ اللہ کے ناموں کے ساتھ اللہ رب العزت کی صفات کے ساتھ شفا حاصل کرنا اور کوئی ایسا طریقہ اختیار نہ کرنا جس سے توہین ہوتی ہو یا جس سے ان کی بے عزتی ہوتی ہو یا جس سے کوئی شرک کا پہلو نکلا ہو یا بدعت کا کوئی پہلو نکلا ہو۔ اس کے علاوہ ان شاء اللہ العزیز اس میں ایسی کوئی برائی کی بات تو نہیں ہے۔ درمیان کا راستہ اختیار کریں، جو خود آپ (شاہ محمد ربانی صاحب) نے آخر میں کہا ہے کہ شبہات سے بچنا چاہئے تو لوگوں کو یہی تاکید کریں کہ احتیاط اس میں ہے کہ نہ کیا جائے، مگر جو بات احتیاطی ہوتی ہے، اس پر شرک اور بدعت کا فتویٰ لگانا مناسب نہیں ہے۔ ہماری سمجھ میں یہی بات آئی ہے اور ویسے بھی آپ نے دیکھا کہ آپ نے مصنف ابن ابی شیبہ کی

موضوع روایت کو صحیح روایت پر قیاس کر لیا۔ اس میں چونکہ موضوع روایات بھی ہیں، لہذا اس کی روایتیں مردود ہیں۔ انہوں نے ام سلمہ والی روایت کو تعویذ والی روایت پر قیاس کر لیا، وہ آپ نے مانا نہیں ہے۔ تو یہ بات درست نہیں ہے۔ بات شاہ محمد ربانی صاحب کی (وہ) درست ہے۔ جو انہوں نے آخر میں فتویٰ جاری کیا ہے، کہ احتیاط اس میں ہے کہ اس سے بچا جائے۔ لیکن بدعت اور شرک کہنا مناسب نہیں۔ سبحان ربك رب العزت عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرشید اعظم صاحب سے خطاب ہوئے الشیخ دراصل مسئلہ یہ ہے کہ شاہ محمد ربانی صاحب اپنی ڈائریوں اور کتابوں میں لکھتے رہتے ہیں۔ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اعظم صاحب ☆ آپ نہ پڑھا کریں وہ ڈائریاں۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ حافظ صاحب میں نے بھی اپنی کتاب میں یہی لکھا ہے کہ قرآنی تعویذ نہ کرنا بہتر ہے کرنے سے، لیکن اگر کوئی کرتا ہے تو اس پر کفر، شرک کا فتویٰ نہیں لگے گا۔ لوگوں نے دکانداریاں بنائی ہوئی ہیں یہ غلط کام کرتے ہیں۔ یہ میں نے اس کتاب میں لکھا ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہ اسے کفر، شرک، بدعت نہیں کہا جائے گا، یہ کہا جائے گا نہ کرے۔ بچنا بہتر ہے۔ یہ میں نے پہلے ہی اس کتاب میں لکھا ہوا ہے۔

کاری شاہ محمد ربانی صاحب ☆ اور کتاب لکھ دی ہے۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ اس لئے کہ آپ کا توڑ جو کرتا تھا۔

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اعظم صاحب ☆ بہر حال مناظرہ اس طرح نہیں کیا جاتا۔

ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ صاحب ☆ وہ اس پر بھی بڑی مشکل سے راضی ہوئے ہیں، جس کو ہم کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اعظم صاحب ☆ طالب الرحمن شاہ صاحب آپ کو انہیں پکڑ کر بیٹھ جانا چاہئے تھا کہ بدعت کی تعریف کریں اور بتائیں کہ یہ بدعت ہے، اور جانتے کہنے کے لئے کسی دلیل



کی ضرورت نہیں، بس یہ بات کرتے رہتے، کرتے رہتے۔

اس کے بعد احباب جماعت یہ کوشش کرتے رہے کہ ثالثوں کے فیصلے کے مطابق چونکہ قرآنی تعویذ شرک و بدعت نہیں ہے لہذا قاری شاہ محمد ربانی صاحب بھی لکھ کر دیں کہ واقعی یہ شرک و بدعت نہیں، لیکن قاری صاحب راہ فرار اختیار کر گئے اور مجلس اختتام پذیر ہوئی۔



